یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ ڈاک وغیرہ بلا واپس ہوگی۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کے لئے واپس کرنے کا وعدہ نہیں۔

کار کا پتہ :- اہلحدیث محبیٹہ منڈی

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۱۰ جلد ۹

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]

رؤسا و ذی مقدرت لوگوں سے [illegible]

عام خریداروں سے [illegible]

ششماہی [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۹ شلنگ ۴ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہونا چاہیئے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بخدمت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعہ

کھلی چٹھی کا جواب

از میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر

۱۵ دسمبر کے اہلحدیث میں ایک کھلی چٹھی میر صاحب کے نام درج ہوئی تھی جس میں اخبار الفقہ کی شکایات درج تھیں۔ مختصراً اون شکایات کا آتما مضمون تھا کہ میر صاحب بحیثیت مربی الفقہ ہونے کے اڈیٹر الفقہ کو مجبور کریں کہ وہ ہم پر جھوٹے افترا نہ کیا کرے اور آجتک اوسنے جتنے افترا کئے ہیں اون کے فیصلے کے لئے حسب تجویز خود منصفوں سے فیصلہ کرائے۔ اس چٹھی کے جواب میں میر صاحب کا مندرجہ ذیل خط پہونچا۔ ناظرین بغور دیکھیں بعد خط ہذا اسکا جواب بھی توجہ سے پڑھیں۔ میر صاحب سے بھی توقع ہے کہ جواب ٹھنڈے دل سے پڑھیں گے۔

(اڈیٹر)

اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر۔

السلام علیکم۔ بجواب آپ کی کھلی چٹھی مطبوعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۱ء غلطی ہے کہ جو مضامین اخبار الفقہ میں شائع ہوتے ہیں میرا اُن میں کسی قسم کا دخل نہیں ہے۔ میں اخبار الفقہ کا خیر خواہ ضرور ہوں لیکن نہ تو اوس کا مربی ہوں اور نہ اُسپر میرا تصرف مالکانہ ہے یہہ امور میری طرف منسوب کرنا آپکی زیادتی اور ضدیت پر دلالت کرتا ہے۔ چونکہ اوس تحریر کے جو اڈیٹر صاحب الفقہ نے اپنے اور آپکے باہمی تصفیہ کے لئے منصف تجویز کرنے کے متعلق لکھی ہے وہ خود ذمہ وار ہیں اسلئے میں اُس میں دخل دینا تحصیل لاحاصل سمجھتا ہوں۔

جو اختلاف اور کشیدگی آپکے اور اڈیٹر صاحب الفقہ کے درمیان ہے میں اُس کو ناپسند کرتا ہوں اور افسوس کرتا ہوں کہ دو مسلمان اخباروں کے مسلمان ایڈیٹروں میں بجائے آپس میں اتفاق ہونیکے اس طرح کا اختلاف ہو۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ دونوں صاحبان بجائے ذاتیات کی بحث کے اسلام کی اشاعت و حمایت میں متفقہ کوشش فرماتے۔

آپنے یہ غلط لکھا ہے کہ میں نے اخبار الفقہ کی مدد خفیہ انجمن حنفیہ سے کی ہے اور اگر آپکا علم پیسہ اخبار کی تحریر پر مبنی ہے (جو کہ میں نے ابتک نہیں دیکھی) تو پیسہ اخبار کو غلط خبر ملی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ میں آپکا اخبار اہلحدیث نہیں پڑھتا بلکہ آپنے مفت بھیجنا شروع کیا تھا اور میں نے انکار کر دیا کہ مجھے نہ بھیجا کریں اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ اپنے اخبار میں اکثر میرے پیر و مرشد جناب حافظ حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری دام برکاتہ کے برخلاف مضامین لکھتے ہیں جنکے پڑھنے سے مجھے رنج پہونچتا ہے۔ اگر آپ اس بیہودہ اور بے فائدہ روش کو بدل دیں اور بجائے ذاتیات پر حملہ کرنے کے مفید مضامین دربارہ اشاعت اسلام۔ تحقیق مسائل بہبودی قوم وغیرہ لکھا کریں تو میں بڑی خوشی سے آپ کے اخبار

مسلمان یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہے جو اسلامی خوبیوں کے بیان کرنیوالا اور مخالفین اسلام کے دندان شکن جواب دینے والا ہے۔ زیر ایڈیٹری مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) قیمت سالانہ عہ خریداران اہلحدیث کے خریداروں سے صرف عہ پتہ :- منیجر مسلمان امرتسر

AsliAhleSunnet.com

کو بڑھا کر دکھائیگا بلکہ اس فراخدلی کی پولیسی کے اختیار کرنے سے اور مرنجان و مرنج کے اصول پر کاربند ہونے سے آپکے اخبار کی وقعت بہت بڑھ جائیگی

چونکہ آپنے چٹھی اخبار میں طبع کی ہے اس لیئے یہ جواب بھی اخبار میں طبع فرمادیں اور آئیندہ کے لیے اگر آپنے اس معاملہ کے متعلق مجھ سے کچھ اور خط وکتابت کرنی ہو تو براہ مہربانی بذریعہ ڈاک یا قاصد کریں اخبار میں طبع کرانے سے بلاوجہ منافرت اور اوچھاپن پایا جاتا ہے جس کو میں پسند نہیں کرتا۔ فقط

آپکا خیر اندیش میر حبیب اللہ عفی عنہ

اڈیٹر - آپ کی چٹھی کے ۵ پیراگراف ہیں جن کو میں ۵ نمبروں میں مختصر کرتا ہوں۔

(۱) میں الفقہ کا مربی نہیں ہوں۔ اڈیٹر الفقہ کے کام میری طرف نسبت کرنا اہلحدیث کی ضد ہے۔

(۲) میں دونوں اخباروں (اہلحدیث اور الفقہ) میں نفاق ناپسند کرتا ہوں۔

(۳) انجمن حنفیہ سے میں نے الفقہ کی مدد نہیں کی۔

(۴) میں اہلحدیث اس لیئے نہیں پڑھتا کہ اس میں میرے پیر (حافظ جماعت علی شاہ صاحب) کے برخلاف مضمون لکھے جاتے ہیں۔ اشاعت اسلام اور بہبودی قوم کے مضامین لکھیں اور مرنج و مرنجاں پر عمل کریں۔

(۵) میرا ذکر اخبار میں نہ کیا کریں بذریعہ خط یا قاصد دریافت کیا کریں۔

جواب نمبرا - آپ شروع سے الفقہ کو مدد دیتے رہے۔ آپکے چندوں کی فہرست چھپتی رہی۔ گذشتہ دور میں آپنے اپنے الفقہ کے دوام استقلال کے لئے اپنے احباب کی ایک کمپنی بنانی چاہی جس میں ایک صاحب نے کہا کہ کمپنی بنانے میں ہمیں عذر نہیں۔ لیکن اڈیٹر کا منہ کون بند کریگا۔ کل کو اُس کی تیز زبانی کی وجہ سے کوئی مقدمہ ہوا تو ذمہ دار کون ہوگا۔ اسپر کمپنی کی تجویز تو نہ ہوئی مگر چندہ ضرور ہوا جس میں ہمارے شہر کے معزز رؤسا نے محض آپکے لحاظ سے چندہ دیا جو آپ نے تمام الفقہ کی امداد میں دیا مگر آخر کار وہ بند ہوا تو آپ ہی نے اپنے نام سے خطوط چھپا کر خریداروں کے نام بھیجے خط جو آپنے خریداران الفقہ کے نام جاری کیا درج ذیل ہے :-

امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۱۱ء

مکرمی السلام علیکم

آپ کو معلوم ہے کہ اخبار الفقہ امرتسر جو محض دینی اخبار ہے اور جس کو پولیٹیکل امور سے کچھ سروکار نہیں بباعث مالی کمزوری و بباعث طویل بیماری اڈیٹر کے ملتوی ہے مگر حنفی بھائیوں کی توجہ اخبار کی اشاعت کی طرف ابھی تک باقی ہے۔ اور بہت سے خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں اشاعت اخبار کی تاکید ہے۔ مگر پرانے رویہ پر اخبار کا شائع کرنا نامناسب ہے اور ضروری ہے کہ ایسے انتظام اور طریقہ سے اخبار چلایا جاوے کہ پھر بند نہ ہو اور اس کی مالی حالت ہمیشہ درست رہے اس لئے اب یہ انتظام کیا گیا ہے کہ اخبار بلحاظ کتابت چھپائی و کاغذ کے عمدہ ہو لیکن قیمت بجائے دو روپے سالانہ کے مبلغ تین روپے تجویز کی گئی ہے۔ چونکہ آپ بھی الفقہ کے خریدار ہیں اس لیے آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر آپ کو نئے انتظام کے مطابق مبلغ تین روپے سالانہ قیمت دینا منظور ہو تو مبلغ تین روپے بذریعہ منی آرڈر راقم کے نام روانہ فرمادیں یا اجازت دیویں کہ پہلا پرچہ آپکے نام بذریعہ وی پی بھیجا جاوے۔ لیکن اگر خدانخواستہ پرچہ جاری نہ ہوا تو آپ کا روپیہ واپس کیا جاویگا۔

اگرچہ راقم کو اس اخبار کی آمدنی وغیرہ میں کسی قسم کا دخل نہیں ہے لیکن یہ دیکھکر کہ ایک حنفی مذہب کا اخبار چل چل کر بند ہو جاتا ہے صرف مذہبی پاس سے اس کے انتظام میں دخل دیا ہے۔

راقم میر حبیب اللہ آنریری مجسٹریٹ امرتسر

میر صاحب! یہ آپکا اصل خط ہے کیا اس میں یہ فقرہ نہیں ہے کہ "صرف مذہبی پاس سے اس کے انتظام میں دخل دیا ہے" کیا ایسا فقرہ آپکے لئے کسی قسم کا اختیار ثابت نہیں کرتا۔ اول تو خط کا بھیجنا اور روپیہ اپنے نام منگانا ہی ثابت کرتا ہے کہ اڈیٹر الفقہ کا ملک میں اعتبار نہ تھا اسی لئے آپ کو اعتباری بننے کی ضرورت ہوئی لہذا آپ کے لئے سب قسم کے اختیارات ثابت ہیں۔ اے جناب! خدانخواستہ عدالت میں یہ خط پیش ہو تو آپ اپنی قانونی واقفی سے تبلایئے کہ یہ خط آپکا وہاں کیا تعلق ثابت کریگا۔ اوس سے کم یا زیادہ جو سردار دیال سنگھ کا اخبار ٹریبیون کے مقدمہ میں ہوا تھا۔

اس خط کے علاوہ آپکی امدادی رقم مبلغ صہ (پچاس) روپیہ الفقہ ۳۰ جولائی ۱۹۱۱ء میں درج ہے اس کے علاوہ اہل شہر کو الفقہ کے خریدنے کے لئے ترغیب ترہیب دینے کا ثبوت بھی ہم رکھتے ہیں۔ کیا جو شخص کسی اخبار کو اپنے خرچ سے جاری کرائے اپنے نام پر اسکی قیمت منگائے اوس کو مربی کہا جائے تو کسطرح غلط ہو سکتا ہے؟ پھر یہ کیوں آپ فرماتے ہیں کہ اڈیٹر کے افعال کو میری طرف نسبت کرنا ضد ہے۔ بحالیکہ ہم نے اون افعال کو آپکی طرف نسبت نہیں کیا یعنے اون افعال کا آپکو ذمہ وار نہیں بنایا بلکہ یہ کہا ہے کہ آپ اڈیٹر کو ہدایت کریں یا مشورہ دیں کہ وہ افترا نہ کیا کرے اور اپنی تجویز کے مطابق منصفوں سے فیصلہ کرائے

میر صاحب! کیا ہم آپکے کلام کو مانکر شیخ سعدی مرحوم کے قول کی تکذیب کریں جو یہ ہے ؎

نہ ... دامن کاروانے درید
کہ دہقان نادان کہ ... پرورید

میر صاحب! آپ ایک معزز جنٹلمین کو ایسے واقعات سے انکار کرنا مناسب نہیں۔

نمبر ۲ - الفقہ کی روش آپسے مخفی نہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وہ روز پیدائش ہی سے جماعت اہلحدیث اور اڈیٹر اہلحدیث کی نسبت کیا کیا دُر افشانیاں کرتا رہا ہیں آپکے استحضار مطلب کے لئے اوس کی پچھلی تحریروں کے مختصر حوالے عرض کرتا ہوں۔ ذرہ آپ غور سے سنئے :-

غیر مقلدین شقی ازلی ہیں (الفقہ ۱۳ ذی قعدہ سنہ ۲۳ھ)

آریوں اور شیعوں سے زیادہ وہابیوں کا

سے اس اصول سے آپ اخبار "مسلمان" جو اس دفتر سے نکلتا ہے پڑھا کریں (ایڈیٹر) عہ یہ انتظام کس نے کیا اور خطوط کس کے پاس آئے؟ (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

خطرہ ہے (۲۲ فروری ۱۹۰۸ء) وہابی منافق ہیں۔
(۱۵ مارچ ۱۹۰۸ء) غیر مقلدین رافضی بھیا اور دین اسلام
سے خارج ہیں (۲۴ جولائی ۱۹۰۸ء)
میر صاحب! آپ تو اپنی خداداد قابلیت اور انصاف
سے جماعت اہلحدیث اور اڈیٹر اہلحدیث کو مسلمان
سمجھتے ہیں مگر آپ کو معلوم نہیں آپ کے اخبار میں اہلحدیث
کو مسلمان کہنے والے کے حق میں بھی کیا فتوے
جڑ اگیا ہے جو ایک معنے سے آپ پر بھی ہے ذرہ غور
سے سنئے۔۔۔ اور داد دیجئے۔
"وہابی کافر ہیں جو ان کو کافر نہ کہے وہ
بھی کافر ہے۔ ۲۳ر صفحہ ۸"
ہاں اور سنئے۔ وہابیوں کی بے ایمانی کی وجہ سے انکی
نماز۔ نماز ہی نہیں اسلئے ان کو مساجد میں آنے نہ دینا
چاہئے" (۱۵ اگست ۱۹۰۹ء صفحہ ۳)
میر صاحب! کیا اس قسم کی تحریریں آپ کی نگاہ
سے نہ گذری تھیں؟ کیا آپ کا انصاف یہی کہتا ہے
کہ ایک اخبار کی ایسی تحریریں دیکھکر بھی آپ اوس کو نئے
سر سے جاری کرائیں اور اس امداد کی بنا پر جو
آپ کو اوس کا مربی کہے آپ اسکو ضدی قرار دیں۔
میر صاحب! ؎
ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا؟
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا
اڈیٹر اہلحدیث کو آپ سے ناحق کی ضد ہوتی تو جن دنوں
اخبار وکیل امرتسر میں آپکے بر خلاف مضامین
نکلتے تھے اون دنوں کیوں نہ ضد کا اظہار کرتا۔ یا جن دنوں
آپنے محمد اسحاق مدرس کو محض اس بدگمانی پر کہ وہ مجھ سے
ملتا ہے مدرسہ کی ملازمت سے الگ کرادیا تھا (حالانکہ
میں اوس کی شکل کا بھی واقف نہ تھا اور نہ ہوں) کیوں
اس کا ذکر نہ کرتا۔ پھر گذشتہ عید الفطر کے موقع پر جب
آپنے رویت ہلال کا اشتہار دیا کہ اہل سنت (جس سے
انکی مراد حنفی ہیں) کی شہادت علماء اہل سنت لیکر
عید کی منادی کرائیں گے۔ کیوں آپ کی پوزیشن پر
اعتراض نہ کرتا۔
میر صاحب! ایک معزز انجمن اسلامیہ جو گورنمنٹ
کے سامنے تمام مسلمانان شہر کی قائم مقام ہونے کی

مدعی ہو اوس کا سکرٹری مسلمانوں میں اس قسم کی تفریق
کے بیج بوئے اور اہلحدیث کے اڈیٹر کو ضدی کہے تو
واللہ یہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں رسوا
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

یہ حوالجات تو آپکے اخبار (الفقہ) دور اول کے ہیں اب
دور جدید کے سنئے جو خاص آپ کی عنایت سے پیدا
ہوئے ہیں۔ یعنی جب سے آپنے اوس کے اجرا کے لئے
مذکورہ بالا خط جاری کرکے خریداروں سے قیمت منگاکر
جاری کرایا ہے۔ ذرہ غور سے سنتے جائیں:۔
"کوئی شخص ثابت کردے کہ غیر مقلدین دنیا میں کب سے
موجود ہیں (۴ ستمبر ۱۹۱۱ء) دیوبندی وہابیوں کی
کفریات میں شریک ہی منافق حنفی ہیں (۳ جولائی
۱۹۱۱ء) شیعہ سنی کا تو بہت پرانا تعلق ہے غیر مقلدین
جدید ہیں" (۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء) (میر صاحب! آپ کو
شیعوں سے یہ بہت پرانا تعلق مبارک ہو) ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

"وہابی فرقہ اپنے اندر تمام دنیا بھر کی خرابیاں رکھتا ہے"
(۱۳ نومبر ۱۹۱۱ء) وہابی بیچارے جنم کے اندھے
کَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا کے مصداق (۲۷ نومبر
۱۹۱۱ء)
یہ تو ہے قومی توہین۔ رہی میری توہین اوس کا میں
ذکر نہیں کرتا۔ کیونکہ آپ عنایت سے آپکا اخبار الفقہ
میرے لئے تو (DEDICATION) نذر ہے مجھ کو
علاوہ آپ کے اور آپ کے خاندان کے بزرگ جناب
مولوی احمد اللہ صاحب کو بھی بوجہ اہلحدیث ہونے کے
کیا کچھ ہدف نہیں بنایا مگر آپ اس کو بڑی خاموشی
سے سنتے ہیں اور اس کے اجرا کے لئے بنام خود خطوط
بھیجتے ہیں۔ میری نسبت تو آپکا اڈیٹر حامی دین وملت
جو کچھ لکھتا رہتا ہے آپ کو خوب علم ہے مگر ناواقف
ناظرین کے لئے اوس کے تازہ پرچے میں ایک فقرہ
نقل کرتا ہوں آپ بھی غور سے سنئے:۔
"اہلحدیث کے اڈیٹر کی نسبت چونکہ اب یہ ثابت
ہوگیا کہ بیچارہ مخبوط الحواس ہوگیا ہے اور حواس ہی

ٹھکانے نہ ہوں تو کوئی عقل کی بات کس طرح کہہ سکے۔
(۱۱ دسمبر)
اسکے ساتھ آپ اپنے اخبار مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۱ء
کا صفحہ ۲-۳ بھی دیکھئے جس میں ایسی شرمناک گالیاں
مجھکو دی ہیں کہ میں اون کو نقل کرنا بھی بے حیائی سمجھتا
ہوں۔
میر صاحب! یہ تو ہے آپکے اخبار کی کیفیت جس کو
آپنے مکرر سہ کرر اپنے اعتبار سے جاری کرایا ہے۔ اب
سنئے آپ کی جماعت یا آپ کے دیگر پیر بھائیوں کی
کارروائیاں۔ آپکے پیر ومرشد کے ایک امرتسری
خلیفہ نے نور بخش سیالکوٹی کے نام سے اشتہار شائع کیا تھا
ہے جس کی سرخی یہ ہے:۔
"وہابی گروہ میں بے چینی"
اس لطیف سرخی کے اشتہار میں بہت سی دل آزار گالیوں
کے بعد لکھا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے وہابیوں کو قرن
الشیطان کا لقب دیا ہے۔ (ناظرین! یہ ہے مرنج
ومرنجاں کی عملی تشریح) اسلئے سیالکوٹ کے صاحب
ڈپٹی کمشنر نے خلیفہ صاحب کو شہر سے نکالدیا۔ سچ ہے ؎

شیخ جی مجلس رنداں میں جو کبھی آئے گو
خوف سے لاچار تھے کچھ وعظ بھی فرمائے گئے
آخر الامر وہ اس طرح نکلوائے گئے
یا بدست دگرے دست بدست دگرے

اسی خلیفہ صاحب نے ایک رسالہ لکھا خیریت سے جس کا
نام ہے:۔ الغضب من الله۔ علی من اتبع
ثناء الله۔ یعنے جو لوگ ثناء اللہ کے پیرو ہیں اونپر
خدا کا غضب"۔
میر صاحب! جن لوگوں کو ثناء اللہ کے ساتھ وہی
خصوصیت ہے جو آپ کو اپنے پیر ومرشد سے ہے جن کی مخالفت
کی وجہ سے آپ اخبار اہلحدیث نہیں پڑھتے اُن کو بھی اس سے
ایسا ہی صدمہ ہوگا یا نہیں جو آپ کو ہوتا ہے۔
اس رسالہ میں خلیفہ صاحب نے مجھے جو کہتے شاید میں
تو اُن کو معاف کردیتا مگر غضب تو یہ کیا کہ مولانا
وسیدنا استاد الہند شمس العلماء حضرت سید محمد نذیر حسین
صاحب دہلوی رضی اللہ عنہ وارضاہ کے دشمنوں کو
بھی بدگوئی سے نہ چھوڑا ان کے علاوہ ہمارے شہر کے

حدیث نبوی اور تقلید شخصی ان دونوں پر مفصل بحث ۲/ نمبر

AsliAhleSunnet.com

زرشتہ پیر حضرت مولانا غلام العلی صاحب مرحوم کے حق میں بھی ایسی بد زبانی کی کہ والسلام آپ کے والد مرحوم ۔ اور تایا چچا ۔ میر غلام قادر اور حافظ محمد شفیع مرحوم ۔ میر اسد اللہ ۔ میر حفیظ اللہ آپ کے پھوپھا میر یوسف شاہ اور آپ کے ماموں صاحب حاجی غلام حسن مرحوم اور ناناجان حاجی خان محمد شاہ مرحوم اور رسلمانان امرتسر کے ہردلعزیز رئیس خان بہادر شیخ غلام حسن مرحوم زندہ ہوتے تو ایسے خلیفہ کی خلافت پر اوسیقدر نفرین کرتے جیسی آج تمام اہل امرتسر کر رہے ہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ خلیفہ صاحب کو بڑے گھر کی سیر کرائے بغیر نہ چھوڑتے ۔

یہ بھی جانے دیجئے ۔ اہل سنت کے مسلمہ پیشوا امام المحدثین زبدۃ المجتہدین ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپکا اور آپ کی پارٹی کا کیا بگاڑا ہے کہ بڑے زور سے سلسلہ مضامین نکلتا ہے الجرح علی البخاری کیا ایسے مضامین آپ کی نظر سے نہیں گذرے ؟ یہہ روش تو آپ کو ضرور پسند ہو گی ۔ اسیلئے تو آپ نے اس حامئ دین وملت کو اپنے نام سے جاری کرایا ۔

میر صاحب ! یہہ ہے آپنے اخبار اور آپکے پیر بھائیوں کی مرنج و مرنجاں صوفیانہ روش جسپر آپ ضمناً فخر کرتے ہیں جس پر ہمیں کہنے کا موقع ہے کہ ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

جواب نمبر ۳ ۔ انجمن حنفیہ امرتسر کا جلسہ جو ۱۹۰۷ء میں متصل کوتوالی ہوا تھا اوس میں آپنے خود رپورٹ پڑھی تھی اوس رپورٹ میں ایک معقول رقم امداد اخبار الفقہ کی بھی سنائی تھی رجس پر پیسہ اخبار مورخہ ۲۳ر نومبر ۱۹۰۷ء میں اعتراضی مضمون نکلا تھا جسکا عنوان تھا " حلوائی کی دوکان اور بابا جی کی فاتحہ " اعتراض کا مختصر مطلب یہ تھا ۔ الفقہ کو جو اتنی بڑی رقم دی گئی ہے قرض ہے یا ہبہ ؟ اگر بغیر اجازت چندہ دینے والوں کے کیوں دیگئی ؟ " اس اعتراض کے جواب میں دفتر الفقہ سے بابو معراج الدین محرر دفتر کے نام سے ایک مضمون پیسہ اخبار مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۰۷ء میں نکلا تھا جس میں تسلیم کیا تھا کہ ہم کو روپیہ بے شک ملا چنانچہ اوس کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

" امرتسر کی حنفی انجمنوں نے بے شک اخبار الفقہ کو بطور قرض حسنہ امداد دی "

میر صاحب ! کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ قومی روپیہ جو قرض دیا گیا مالک اخبار نے کب ادا کیا ؟ یہہ ہیں صحیح واقعات جو بفضلہ تعالےٰ دفتر اہلحدیث میں مل سکتے ہیں جن کی بنا پر آپ کو الفقہ کا مربی کہا جاتا ہے جس سے کوئی منصف مزاج انکار نہیں کر سکتا ۔

جواب نمبر ۴ ۔ پیراگراف نمبر چار کا جواب یہ ہے کہ اہلحدیث جو آپکے پیر حافظ جماعت علی شاہ صاحب پر نکتہ چینی کرتا ہے تو اوسی حق سے کرتا ہے جس سے وہ اور اون کے مرید مرزا صاحب قادیانی پر کرتے ہیں اور وہ نکتہ چینی وہی ہوتی ہے جو دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کی مستثنیات میں آسکتی ہے ۔

میر صاحب ! ایک شخص اپنی کیفیت اور حالت ہمارے سامنے یوں پیش کرے اور مریدوں سے مشہور کرائے کہ ؎

ماہر علم لدنی واقف اسرار غیب
قطب عالم غوث اعظم وارث پیغمبراں

یہ بھی کہلوائے ؎

نظر سے ہوئے جسکے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

یہ بھی فرمادے کہ ؎

عدو جسکے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گو سب گناہ ہیں

تو کیا ہم (عدو) ایسے بزرگ پر نکتہ چینی کے کا حق نہیں رکھتے ؟ اہلحدیث ہی کو آپ کیوں اس میں ملزم بناتے ہیں ۔ میں آپ کو راست راست کہتا ہوں پنجاب کے حنفی علماء بھی آپ کے پیر و مرشد کی تعلیات سے ایسی ہی ناراض ہیں جیسے اہلحدیث ۔ اعتبار نہو تو آپ کسی غیر معروف آدمی کو اشتہار " نور علی پور " یا " ظہور علی پور " دے کر امرتسر کے حنفی علماء کے پاس بھیجکر اون کا اندرونہ حال معلوم کریں ۔ ایسی نکتہ چینی کو ذاتیات نہیں کہتے یہ تو بعینہ اوسی قسم کی ہے جیسی مرزا صاحب قادیانی پر ہوتی رہی اور آپکے پیر صاحب کرتے رہے ۔ آپ کو نہیں کہ امرتسر میں خواجہ کمال الدین مرزائی کے لیکچر کے موقع پر بتاریخ ۱۰ر شعبان ۱۳۲۹ھ آپکے پیر بھائیوں اور دیگر حنفیوں نے مسجد میاں محمد جان مرحوم کے اندر اور نیچے بازار میں کیا کچھ شور و شر کیا تھا اور آپ خود جلسہ میں اون کی پیٹھ ٹھونک رہے تھے ، حالانکہ خواجہ مذکور کا لیکچر کوئی خاص قادیانی مشن کی تائید میں نہ تھا ۔

میر صاحب ! آپ مجسٹریٹ ہو کر ایسی قانونی غلطیاں کرینگے تو دوسرے کیا نہیں کرینگے ۔

جواب ۵ ۔ میں نے اخبار میں آپکے نام کی چٹھی بطیب خاطر درج نہیں کی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میں نے آپکے اڈیٹر کو کہلا بھیجا تھا کہ اگر معاہدہ پر دستخط نہ کروگے تو میں میر حبیب اللہ صاحب کو خط لکھونگا اوسنے ایسا ناپسندیدہ جواب دیا کہ مجھے مجبوراً اخبار میں لکھنا پڑا نیز اس لئے کہ اڈیٹر الفقہ نے ایسے امور اور کام میری طرف نسبت کئے جن کو میں بے ایمانوں اور بدذاتوں کے کام جانتا ہوں گو یہ بھی میرا ایمان ہے کہ ایسے افترا کرنے والوں کو قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے بے ایمان فرمایا ہے غور سے سنئے اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ (ناحق افترا کرنا بے ایمانوں کا کام ہے) خصوصاً وہ افترا جس کی شہادت میں آپکا نام اوس نے شائع کیا ۔ اس لئے محض اپنی مدافعت کرنے کو اسے طبع کرنا پڑا ۔

میر صاحب ! بھلا آپنے اتنی لمبی چٹھی لکھنے کی جو تکلیف گوارا کی تو کیا آپ اصل مطلب پر توجہ نہیں کر سکتے تھے ، کہ اپنے اڈیٹر کو اتنا حکم یا مشورہ دیتے کہ چونکہ تم نے خود ہی تجویز منصفی پیش کی ہو جسکو فریق ثانی نے منظور کیا ہے تو اب کیوں اوس کی تکمیل نہیں کرتے ۔ کیا میں امید رکھ سکتا ہوں کہ آپ آئندہ ایسا کرینگے ؟ دیدہ باید

تبلیغ مصالحت میر صاحب ! میں سچ کہتا ہوں مجھے آپ سے کوئی ذاتی رنج نہیں بلکہ محبت ہے ۔ میں جانتا ہوں کہ ایسے کاموں میں امداد کرنے کو غلط فہمی کے آپ ثواب جانتے ہیں ۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اگر واقعی آپ ان فسادات سے رنجیدہ ہیں

AsliAhleSunnet.com

(ز جناب میاں فیروزالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کی کوٹھی پر آپ اور ہم بیٹھکر گفتگوئے مصالحت واتفاق کرسکتے ہیں۔ ؎

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نشنو عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

میں ہوں آپکا باوفا ابوالوفاء

جہنم کا اندھا اور نام روشن خان!

(نامہ نگار اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں)

یہ خطاب اڈیٹر الفقہ نے ۲۷ نومبر کے پرچہ میں غیر مقلدین کو بجواب مولانا ثناء اللہ صاحب عبارت مالابد منہ "خدا و رسول را گواہ کردم" کے نہ سمجھنے پر دیا ہے۔ لیکن خیریت سے خود اسکا مطلب غلط سمجھانے کی وجہ سے خطاب مذکورہ کے مصداق ہوگئے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے علمائے احناف کے نزدیک بھی آں حضرت صلعم کے عالم الغیب نہ ہونیکی نسبت قاضی ثناء اللہ حنفی پانی پتی کی عبارت مالابد منہ سے پیش کی تھی کہ معتقد اس کا کافر ہے۔ اڈیٹر الفقہ اس پر بڑے زوروں سے لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ علم رسول صلعم کے باعث کافر ہوتا ہے۔ بلکہ قرآن کا حکم ہے کہ دو مردوں کو گواہ بناؤ اگر دو مرد نہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو۔ تو معلوم ہوا کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ نہ بنائے۔ بلکہ خدا و رسول کو گواہ بنادے تو وہ بوجہ نافرمانی حکم خدا کافر ہے! یہ تو ہوا اڈیٹر الفقہ یا اون کے مفتی مولوی عبد الصمد کا بتایا ہوا مطلب۔ لیکن بحرالرائق میں جو ہے کہ تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لاینعقد ویکفر لاعتقادہ ان النبی یعلم الغیب الخ (مطبوعہ مصر جلد ثالث صفحہ ۹۴) اور فتاوے قاضی خان میں ہے۔ رجل تزوج امرأۃ بغیر شہود فقال الرجل للمرأۃ (خدائے را و پیغامبر را گواہ کردیم) قالوا یکون کفراً لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلعم یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت (مطبوعہ نولکشور جلد رابع صفحہ ۲۶۰ و ۲۶۹) اور فتاوے عالمگیری جلد ثانی صفحہ ۲ وغیرہ۔ یعنے کفر کی وجہ یہ ہے کہ اوس کا اعتقاد آن حضرت صلعم کے عالم الغیب ہونیکا ہوگیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندگی میں تو عالم الغیب تھے ہی نہیں بعد مرنے کے کیونکر ہوگئے؟ اب انصاف فرمایئے کہ کس کی عقل سلب ہوگئی؟ لیجئے ہم آپکا خطاب "جہنم کا اندھا اور نام روشن خان!" بمصداق "عطائے تو بلقائے تو" آپ کو واپس دیتا ہوں کیونکہ آپ کو شوبل چشم بھی ہے اور تخلص بھی اخگر ہے۔ واقعی اب "حق بحق دار رسید" کا مصداق صحیح ہوگیا۔

ہاں یہ خوب کہی کہ "میری مالابد منہ میں وہ عبارت نہیں ہے۔ چونکہ غیر مقلدین نے جب مطابع کا کام سمجھا تو تعریف کردی۔" اجی جناب! یہ شیوہ تو اوروں کا ہے آپ اولٹا الزام ہم پر نہ دھریئے ورنہ ہم فہرست سنانی شروع کرینگے اوس وقت آپکے حواس باختگی کی انتہا نہ رہیگی۔ سنئے۔ مولوی فخر الحسن حنفی نے جب مطبع فاروقی دہلی میں مصحح مقرر ہوئے اور ابن ماجہ طبع ہونا شروع ہوئی تو اوس کے باب القرأۃ صفحہ ۶۱ میں حدیث من کان لہ امام الخ کی سند میں عن جابر عن ابی الزبیر میں ایک واؤ بڑھا دیا۔ یعنے عن جابر و عن الزبیر بنا دیا تاکہ جابر جعفی اور ابو زبیر دو شخص ایک طبقہ کے ہوجاویں گے تو مقلدین کو یوں کہنے کی گنجائش ملجائیگی کہ ایک اوستاد سے دو شخص روایت کرتے ہیں۔ اگر جابر ضعیف ہے تو ابو زبیر تو ثقہ ہے لہذا حدیث صحیح ہوجائیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب مولانا عبد الجبار صاحب عمرپوری کا ایک حنفی مولوی سے اس مسئلہ پر مناظرہ ہوا۔ تو حنفی مولوی نے اس روایت کو پیش کرکے اس کے صحیح ہونے کی یہی دلیل اخبار شحنہ ہند میں لکھدی جسپر ہمارے والد ماجد مولانا محمد سعید صاحب محدث بنارسی نے مولوی فخر الحسن حنفی کی چوری پکڑی اور اس کی تائید میں معانی الآثار طحاوی کو پیش کردیا۔ جس کے صفحہ ۱۲۸ جلد اول میں دو سندیں اس روایت کی آئی ہیں اور دونوں میں عن جابر عن ابی الزبیر موجود ہے۔ علے ہذا القیاس ان کے بہت سے ناگفتہ بہ کارنامے ہیں جو اون کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ بہتر ہوگا کہ میری زبان نہ کھلوائے اور آیندہ کو ایسے اتہامات بیجا سے باز آئے۔ آیندہ اختیار ؎

قیامت خیز ہے افسانہ پر درد و غم میرا
نہ کھلواؤ زباں میری نہ اوٹھواؤ قلم میرا

(محمد ابو القاسم بنارسی)

مذاکرہ علمیہ

سوال ذیل کے جواب کے لئے احقر۔ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری۔ مولانا محمد عبد العزیز صاحب رحیم آبادی مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری و مولانا شاہ عین الحق صاحب مقیم آرہ کو متمنی ہے۔ بدیں شرط کہ جواب بادلہ قرآن مجید واحادیث صحیحہ و کتب تواریخ مسلمہ اہل اسلام بحوالہ کتب مفصل و عبارت عربیہ مع ترجمہ درج فرمائی جائے۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حضور صلعم کا تمام مرد و عورتوں سے جو مسلمان ہوچکی تھیں مختلف قسم کی بیعت لینا و نیز متعدد مقامات پر یہ بیعت واقع ہونا وآں حضرت صلعم کا اس بیعت لینے پر مامور ہونا اور یہ فعل اخذ بیعت ابتدا و بعثت آخر حیات تک معمول و مستمر ہونا اور تمام صحابہ و صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا آپکے ہاتھ پر بیعت کرنا اور بعض وقت اون کو بیعت کرنے کی تاکید فرمانا اور یہ بیعت لینا و بیعت کرنا دونوں بحکم الٰہی ہونا ثابت ہے یا نہیں؟ اور یہ پیری مریدی جو فی زمانہ رائج ہے وہی بیعت ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو ایک حدیث جس کو مصنف [illegible] ترجمہ مولوی معنوی نے کتاب مذکور کے حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۵ مطبوعہ نولکشور میں حدیث صحیح کرکے درج کی ہے اور وہ حدیث یہ ہے من لیس لہ شیخ فشیخہ ابلیس لا دین لہ ولا اسلام لہ ولا ایمان لہ جس کو محشی صاحب نے استدلال کیا ہے کہ بیعت وصول الی اللہ ضروری ہے۔ یہ حدیث کیسی کس درجہ کی ہے اور اس کا کیا مطلب ہے؟ بیعت لینا

AsliAhleSunnet.com

وبیعت کرنا ثابت ہے تو کیا بیعت لینا اون امور شرعیہ میں ہے جو جناب سید المرسلین صلعم کے ساتھ مخصوص تھے اور دوسرے لوگوں کو اوس کا عمل کرنا ممنوع ہے یا یہ بیعت لینا فعل مخصوص آں حضرت صلعم نہیں بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی یہہ بیعت لینا درست وجائز ہے۔ جس وقت کہ اخذ بیعت آں حضرت صلعم کے امور مخصوصہ سے نہوا بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی بیعت لینا جائز ہے تو آیا فعل یعنے اخذ بیعت آنحضرت صلعم کے اون سنن میں ہے جس کے اتباع کا مجاز سبکو حاصل ہے۔ یا یہ کہ اخذ بیعت اون امور میں ہے جس کی اتباع کسی شرط کے ساتھ مشروط ہے اگر مشروط بشرط ہے تو وہ کونسی شرط ہے جس کے وجود سے مسلمانوں میں بیعت لینے کا استحقاق حاصل ہوتا ہے آیا وہی فضائل علمیہ میں یا فضائل زہد وتقوے یا فضائل عبادت وریاضت یا فضائل قرب وقرابت نبوی یا فضائل صوفیہ ہیں قبل اخذ بیعت اگر مشروط بہ خلافت وامارت نہیں ہے تو کیا ابتداء از زمانہ سرور کائنات صلعم سے تا خلافت عباسیہ کسی غیر خلیفہ نے کسی سے بیعت لی یا کسی مسلمان نے غیر خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی یا نہیں ؟ اگر فضائل علمیہ یا فضائل زہد وتقوے وغیرہ شرط اخذ بیعت ہیں تو حضرات تابعین مثل جناب اویس قرنی وسعید بن المسیب وابن شہاب زہری وسالم ونافع وطاؤس ومجاہد وغیرہ اور حضرات ائمہ محدثین جیسے امام بخاری امام مسلم ابو داؤد وترمذی۔ ابن ماجہ ونسائی ودارقطنی وغیرہ اور حضرات ائمہ مجتہدین جیسے امام اعظم ابو حنیفہ۔ امام شافعی۔ امام مالک امام احمد حنبل وغیرہ وحضرات عباد وزہاد جیسے فضل بن عباس وخواجہ حسن بصری وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی نے بیعت لی یا کسی غیر خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی اگر ایسا نہیں ہے تو یہہ پیری مریدی مروجہ وقت کب سے جاری ہوئی اور کس غرض سے جاری کی گئی اور صوفیہ کرام خاصکر وہ صوفیہ جو عالم تھے کیوں جائز رکھا اور اس پیری مریدی کا اصل شرع میں کہاں تک ہے اور یہ طریقہ خیر القرون میں تھا یا اوس کے بعد حادث ہوا۔ اگر بعد کو حادث ہوا تو شرع کا اُس پر کیا حکم ہوسکتا ہے ! صوفیہ کرام وپیران طریقت نے مسلمانوں سے بیعت لینے کی عام اجازت دی ہے یا اون حضرات نے بھی اوس کو کسی شرط کے ساتھ مشروط کیا ہے اگر مشروط کیا ہے تو کس شرط کے ساتھ اور وہ شرط کہاں سے مستنبط ہوتی ہے اور اوس کا استنباط کہاں تک صحیح ہے۔ صوفیہ کرام کے بعض شجرہ طیبہ ایسے بھی ہیں جن میں ابتدائے سند میں آنحضرت صلعم تک بیعت کا سلسلہ برابر لکھا ہوا ہے۔ اور ہر ایک رجال سند کی نسبت بیعت لینا وبیعت کرنا بیان کیا گیا ہے آیا یہ شجرے قابل اعتبار ہیں ؟ اگر قابل اعتبار ہیں تو کیا علم تصوف کا یہی مقتضا ہے کہ اس کی تعلیم وتعلم بدون بیعت کے نہیں ہوسکتی۔ اور اس علم کا نور وانشراح قلوب مریدین تک پہونچنا بیعت لینے پر موقوف ہے ؟ فقط

محمد رحمت اللہ موضع چتارہ۔ ڈاکخانہ سورہن۔ اعظمگڈھ

خیالات باطلہ کی تردید

اخبار مورخہ ۳ رنومبر ۱۹۱۱ء

میں چند استفسارات کتاب ہدیۃ المہدی مصنفہ مولانا وحید الزمان خان صاحب حیدرآبادی سے بیٹنے دیکھا میں اس سے قبل کتاب مذکورہ کو دیکھ چکا ہوں لیکن اُس زمانہ میں اس قسم کے اغلاط کا اظہار پبلک کے روبرو غیر مناسب سمجھکر ساکت ہوگیا تھا کیونکہ ایک مذہبی کی تضحیک مناسب نہیں معلوم ہوئی دوسرے مجھے اس بات نے زیادہ مطمئن کردیا تھا کہ یہہ سب مولانا کے ضعف وپیری کی وجہ ہے کہ قلم کہیں سے کہیں پہونچ جاتا ہے۔ خدا کو بہتر علم ہے کہ میں نے زبانی بھی اس قسم کی زلت کا اظہار اور وہ بھی ایک اپنے ہم عصر سے باعث شرم سمجھا گیا۔ جب اخبار ۳ رنومبر میں ایک مقلد صاحب کے قلم سے "ہدیۃ المہدی" کے چند عبارات خاص مذہب اہلحدیث کی شان میں بطریق طعن وتشنیع نقل کے گئے اور اصل مذہب کے بدنام ہونے کا خوف پیدا ہوا تو مذہبی حمیت نے مولانا نواب صاحب کی عبارات منقولہ اخبار مذکور کی تردید پر مجبور کیا۔ مولانا خفا نہوں اونکو جواب کا حق حاصل ہے پبلک پر اثبات حق کے لئے مجھے جواب الجواب کا بھی حق باقی رہتا ہے۔ غرض وہ استفسارات حسب ذیل ہیں۔ پہلے جملہ استفسارات کا خلاصہ لکھا جاتا ہے اور بعد ازیں بحیثیت مجموعی تردید کی جائے گی۔

(استفسار اول) کا خلاصہ یہ ہے کہ نواب صاحب آغاز رسالہ میں تائید وامداد تالیف کتاب میں ارواح مقدسہ انبیاء وصالحین بالخصوص حضرت امام حسن رضہ اور شیخ عبد القادر جیلانی رح وغیرہ کی طلب کی ہے۔

(استفسار دوم) کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قطع نظر اسکے کہ وہ کیسو بالاستقلال قادر سمجھے کسی غیر اللہ کو سجدہ رکوع طواف کرے یا مخصوص عبادت الٰہی بھی بجا لائے مگر قصد اوسکا صرف تعظیم اور تحیہ ہو تو وہ شرک نہیں ہے بلکہ شعائر اللہ میں داخل ہے۔

(استفسار سوم) کا خلاصہ یہ ہے۔ عبد الحسین۔ عبد المصطفے۔ عبد النبی وغیرہ نام شرک میں نہیں داخل ہوسکتے۔ اور استعانت اموات واحیاء سے جائز ہے۔

(استفسار چہارم) کا خلاصہ یہ ہے کہ زیارۃ قبور سے فیوض وبرکات حاصل ہوتے ہیں۔

(استفسار پنجم) کا خلاصہ یہ ہے کہ یارسول اللہ یا علی۔ یا غوث پکارنا جائز ہے۔

ناظرین۔ جماعت اہلحدیث کے اصول سے توحید راس عبادات ہے اس میں دیگر مذاہب کو بھی خلاف نہیں۔ شرک خدا کی ذات وصفات میں مطلق ناجائز ہے۔ مشرک کو بخشش نہیں اور ندا غیر اللہ شرک میں داخل ہے۔ نواب صاحب نے زیارت قبور اور فیوض برکات اور لذائذ قلبیہ کا عند القبور حاصل ہونا بیان کیا ہے۔ صرف ایک ظن باطل ہے زیارت قبور کے اثبات کے متعلق تو مولانا کئی دلائل پیش فرما سکتے ہیں لیکن اہل قبور سے حصول برکات وفیوض کا اثبات دلائل شرعیہ سے سخت مشکل ہے ورنہ سے

اذا کان دعویٰ بلا شاھد
فلا بد ان یبطل دعواہ

ہم نے آج تک بھی اموات سے فیوض کے متعلق نہ کوئی حدیث دیکھی نہ کسی آیت سے اسکا مطلب ہیں ملا

گرم مال منگوانے والے احباب آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر فہرست پشمینہ مفت منگا لیں۔ پتہ :۔ علم الدین تاجر پشمینہ محلہ قلعہ امرتسر

AsliAhleSunnet.com

اموات کی اخروی حالت کو خدا ہی بہتر جانتا ہے اور نہ تو حضرت سرورِ کائنات شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کہیں کچھ ارشاد فرمایا ہو ہاں البتہ رواجی طریقہ پر نقل و حکایات خبر و اخبار ہمارے کانوں تک پہنچتی رہتی ہیں جو کسی طرح قابل تمسک نہیں ہو سکتیں۔ اصول اسلام کے لحاظ کرنے مسلمانوں کا فریضہ یہ ہے کہ وہ دلائل شرعیہ سے عبادات اور شرعی امور کی تعمیل کریں۔ فیوض اموات: یعنے اولاد دینا ملازمت سے لگانا۔ رزق دینا تمام خیر و برکت۔ یہ سب اوصاف خاص رازق اور قادر مطلق کے ہیں لیکن مخلوق سے اون کی حالت مجبوری میں بھی حصول فیوض کا خیال رکھنا سوائے نادانی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا وہ اموات جن سے اپنی زندگی میں کسی قسم کی حاجت برآئی نہیں ہو سکتی تھی وہ مرنے کے بعد کیا حاجت برآری کر سکتے ہیں۔ شرعی اصول پر اموات خود محتاج ثواب ہیں اور جو خود محتاج ہو وہ کیا دوسروں کی مدد کر سکے گا اور اون سے کیا امید حصول فیضان کی ہو سکے جو خود محتاج ہوئے دوسروں کا بھلا اوس سے مدد کا مانگنا کیا۔

یہ سب باتیں جہالت کی دلیل ہیں چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ میں ہے۔ کان اھل الجاھلیۃ یقصدون مواضع معظمۃ بزعمھم یزورونھا ویتبرکون بھا وفیہ من التحریف والفساد ما لا یخفی فسد النبی صلعم الفساد لئلا یلتحق غیر الشعائر بالشعائر ولئلا یصیر ذریعۃ لعبادۃ غیر اللہ والحق عندی ان القبر ومحل عبادۃ ولی من اولیاء اللہ والطور کل ذالک سواء فی النھی۔

یعنے جاہل جن مواضع کی زیارت سے تبرک کا خیال رکھتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تاکہ شعائر غیر شعائر سے مل نہ جائے اور غیر اللہ کی عبادت کا ذریعہ نہ ہو جائے۔ پس قبر وغیرہ بھی اس ممانعت کو شامل ہیں ٭

اس عبارت سے استفسار دوم کے اوس خیال کی بھی تردید ہوئی جو نواب صاحب نے غیر اللہ کے مجرد ادائے تعظیم اور تحیہ کو شعائر اللہ میں داخل کر دیا ہے۔ عبارت بالا سے صاف ظاہر ہے کہ تبرک کا خیال ایک جہالت کا خیال ہے دوسرے آنحضرت فداہ ابی و امی صلعم نے خود زیارت پر تبرک کے خیال کا کافی ابطال فرمایا جس سے عبادت غیر اللہ کا قوی احتمال تھا۔ اور شعائر اللہ سے اس کو خارج کر دکھایا۔ مولانا زبردستی اوہوکے غیر شعائر اللہ اور شرکیہ افعال کو شعائر اللہ میں داخل فرماتے ہیں اور امام شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ہدی النبی میں وفد ثقیف کے ذکر کے ساتھ فرمایا ہے کما اخذ النبی صلعم اموال بیوت ھذہ الطواغیت وصرفھا فی مصالح الاسلام وکان یفعل عندھا ما یفعل عند ھذہ المشاھد سواء من النذر لھا والتبرک بھا والتمسح بھا وتقبیلھا واستلامھا ھذا کان شرک القوم بھا

خلاصہ یہ کہ حضرت صلعم نے طواغیت کے مکانات میں جتنا کچھ سامان تھا اون سب کو مسلمانوں کی ضروریات میں صرف فرما دیا اور اس زمانہ میں وہی کرتوت ہوتی رہی جو اب قبور وغیرہ پر نظر آرہی ہیں خواہ وہ بحیثیت نذر و نیاز کے ہوں یا تبرک کی غرض سے۔ جو نذر وغیرہ سب کے سب شرک ہیں۔ اب کون شخص ہے کہ وہ ان شرکیہ افعال پر دعوے کرے کہ یہ افعال شرکیہ تبرکاً کے ہو جاتے ہیں یا یہ شعائر اللہ میں داخل ہیں۔ افعال شرکیہ و کفریہ پر نیت کا کچھ اعتبار نہیں جیسے کہ عبارت منقولہ استفسار دوم سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلا استقلال قدرت والا نہ سمجھ کر اگر کوئی غیر اللہ کو سجدہ طواف وغیرہ کرے اور اس سے مقصود صرف ادائے تعظیم و تحیۃ ہو شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اس قسم کے شرکیہ افعال پر نیت معتبر نہیں ہوتی اور نہ نیت دیکھی جاتی ہے جس وقت ایسے افعال عقیدہ یا بلا عقیدہ سے سرزد ہو جائیں وہ شرک اور کفر بنا دیتے ہیں اس لئے کہ اصولاً اون کے ظاہری افعال پر حکم لگایا جاتا ہے نیت مطلق قضیہ طبعیہ ہے من حیث الاطلاق وجود خارجی نہیں رکھتی اور جو فعل کہ وجود خارجی نہ رکھے تکلیف شارع اوس پر کس طرح ہو گی اور عدم وجود خارجی کی دلیل یہ ہے کہ موضوع

نبی نمبر پر انعام

۱۷ نومبر ۱۹۱۱ء سے اشتہار ہو رہا ہے کہ اہلحدیث کا ایک پرچہ نبی نمبر کے نام سے نکلیگا جس میں مضمون صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات ہونگے جو مفصلہ ذیل اجزا پر منقسم ہوگا۔ (الف) حضور سے پہلے دنیا کی عموماً اور عرب کی خصوصاً مذہبی اور اخلاقی حالت۔ (ب) حضور فداہ ابی و امی کے اثر صحبت سے اون میں کیا کیا تبدیلیاں ہوئیں۔ (ج) زندگی میں حضور کو کیا کیا واقعات پیش آئے۔ اون میں حضور نے کہاں تک ظاہری تدابیر سے اور کہاں تک خدائی توکل سے کام لیا؟ (د) جس غرض کو مدنظر رکھکر حضور نے آواز اوٹھائی تھی وہ آپ کو حاصل ہوئی یا نہیں؟ (س) حضور کے اصحاب و احباب کی خدمات کا ذکر اور ان میں بڑی خدمت کس کی تھی؟ یہ سب واقعات مورخانہ حیثیت سے ہوں محض حسن اعتقاد سے نہوں۔ باوجود اس کے خیر الکلام ما قل و دل سے اغماض نہو۔

اس نمبر میں مضمون لکھنے کے لئے عام اجازت ہے مسلمانوں کا کوئی فرقہ لکھے۔ بلکہ ہندو آریہ۔ عیسائی برہمو سکھ ہو یا جینی سب مجاز ہیں۔ جس صاحب کا مضمون مسلمان ہو یا غیر مسلمان بلحاظ صحت واقعات اور شستگی تحریر اول درجہ پر ہوگا اون کو ایک اشرفی مبلغ پندرہ روپیہ انعام ملینگے۔

شعراء میں سے جس صاحب کی نظم اعلے درجہ پر ہوگی اون کو مبلغ دس روپیہ ملینگے۔ گو یہ انعام بہت قلیل ہے مگر کام نیک کا اجر اور ہے اس لئے صاحب قلم اسی پر اکتفا کرینگے۔

مضامین کی جانچ مولانا حافظ حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری فرمادینگے۔ اشعار کی جانچ جناب مولانا شوکت میرٹھی کرینگے۔ مضامین اور نظمیں زیادہ سے زیادہ ۱۵ صفر یعنی ۵ فروری تک آجائیں۔ امید ہے کہ ناظرین اہلحدیث اس تکلیف کو دینی خدمت سمجھکر گوارا کرینگے۔ (ابوالوفاء)

ضروری اطلاع - تاریخی مطلع نبی نمبر کے بعد نکلا کریگا۔ انشاء اللہ (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

قضیہ ماہیۃ من حیث الاطلاق والکلیۃ والعموم ہے اور اطلاق اور کلیہ اور عموم معقولات ثانیہ ہیں اور معقولات ثانیہ کا خارج میں وجود نہیں۔ میرے اس دعوے پر ایک دو دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ فتاوے قاضیخان میں ہے "شخصے کفر گفت بزبان خود حالانکہ دلش بر ایمان است کافر میشود و نزد خدائے تعالیٰ ہم مؤمن نیست" یعنے اگر کوئی زبان سے کفر کے الفاظ نکالے اور دل ایمان اگرچہ ہو لیکن وہ کافر ہو جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ کے پاس بھی مؤمن نہیں رہتا۔ نصاب الاحتساب میں یہ اصول قائم کیا گیا ہے کہ اگر کوئی تعزیہ پرستی اور جھنڈے کی پرستش اور رقص وغیرہ کی تعریف پر سبحان اللہ کہدے تو وہ شخص کافر ہو جائیگا اور اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ عائد ہوگی۔ خزانۃ الروایات میں ہے من کفر بلسانہ طائعًا وقلبہ مطمئن بالایمان فھو کافر لا ینفعہ ما فی قلبہ۔ یعنے اگر کوئی کفریہ کلمے اپنی زبان سے نکالے دل اوسکا ایمان سے مطمئن ہو تب بھی وہ کافر ہے دل میں کچھ بھی ہو وہ کفر کی حد سے رک نہیں سکتا۔ غرضیکہ افعال شرکیہ کو شعائر میں داخل کرنا یہ صرف مولانا کی مجرد رائے اور ظن باطل ہے۔ نیت اگر اچھی بھی رہے اور انحنا یسیر رکوع، قیام، طواف غیر اللہ کے لئے کرے بس وہ فی الحقیقت مشرک مطلق ہوگا۔ رکوع۔ قیام، طواف تو مختص بعبادات الٰہی ہیں۔ اگر کوئی خدا کی چھوٹی سی قسم عبادت کو غیر اللہ کے لئے برتے تو وہ بھی شرک وضلالت کے ناری قعر سے بچ نہیں سکتا۔ جب مجرد افعال بوجوات بالاضلالت میں داخل ہوں تو نماز ذبح غیر اللہ وغیرہ بطریق اولےٰ شرک وکفر میں داخل ہونگے۔ مجمع البحار میں ہے من قصد الزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورھم ویدعوا عندھا ویسئلھم الحوائج فھذا لا یجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق اللہ وحدہ۔ یعنے قبور انبیاء وصلحاء کی زیارت اس لئے کہ نماز پڑہی جائے اور اون کو پکارا جائے اور حاجتیں طلب کیجائیں یہہ جائز نہیں ہے۔ علماء اسلام کے نزدیک سب اللہ کی عبادات اور حاجت طلبی اور مدد چاہنا اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ یہ عبارت جملہ باتوں کی تردید کر رہی ہے تبرکات وغیرہ کی تردید کے علاوہ نماز غیر اللہ ودعا غیر اللہ وغیرہ کی کافی تردید بھی کی گئی ہے۔ استعانت غیر اللہ کی تردید میں چند اور دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

معالم التنزیل میں ہے۔ الاستعانۃ نوع تعبدٍ۔ "مدد چاہنا عبادت کی قسم سے ہے" (یعنے عبادت غیر اللہ کی ناجائز ہے) حجۃ اللہ البالغہ میں ہے من مظنات الشرک انھم کانوا یستعینون بغیر اللہ فی حوائجھم من شفاء المریض وغناء الفقیر وینذرون لھم ویتوقعون انجاح مقاصدھم بتلک النذور ویتلون اسماءھم رجاءۃ برکتھا۔ خلاصہ یہ کہ غیر اللہ سے مدد چاہنا، حاجت طلب کرنا نذر نیاز چڑہانا اور غیر اللہ سے توقع حاجت برآری کی رکھنا اور اون کے نام بامید برکت لینا شرک میں داخل ہے۔ اب بتلایئے کہ کسی کام کی ابتداء ارواح غیر اللہ سے مدد چاہکر کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ اس قسم کی مدد اور حاجت طلبی اچھے خاصے مشرکوں کا کام ہے۔ غرضیکہ مخصوصیات خدائیہ اور عبادات الٰہی میں نیت ہرگز معتبر نہیں۔ عبادات مذکورہ میں نداء غیر اللہ کی بھی تردید کی گئی ہے جب نداء وغیرہ ناجائز ہے تو عبدیت کا اقرار بھی خدا ہی کے ساتھ مخصوص ہوا۔ اس مخصوص اقرار میں غیر اللہ کی عبدیت کا اقرار بے شک شرک میں داخل ہوگا۔ عبد الحسین وغیرہ نام میرے نزدیک صریح شرک میں داخل ہیں بہتر ہے کہ توحید پر سے جیسے قائم رہنے والے اور اس راس عبادات کے مشتاق عبدیت بھی خدا سے خالی نہ رکھیں اور استفسار پنجم میں مولوی صاحب نے جس تشدد کا الزام جماعت اہلحدیث کے سر تھوپ کر یا علی۔ یا غوث وغیرہ کو جائز رکھا ہے صرف حیرت ہی کے قابل نہیں بلکہ شرک کے بڑے درجہ تک بھی ضرور پہنچانے والا ہے مولانا کا لفظ دعاء کے متعلق آیات سے انحصار صرف دعاء شرعی تک بلا ثبوت وبلا دلیل ہے اور آیات پر غور کرنے سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ لفظ دعاء سے نداہی مراد ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ۔ اس قسم کی پرستش کی چیزوں کو نہ پکارو جو نفع وضرر کے مالک نہیں اہل عقل غور کریں کہ اوس کی پکار منع ہے جو مالک نفع وضرر نہیں اس پکار پر ندا کا کافی اطلاق لازم آتا ہے اور یہہ پکار بنظر اس آیت کے اموات وغیرہ پر جائز نہیں ہو سکتی۔ جب آیت خداوندی مولانا کو پہلے میت کے مالک نفع وضرر کا قائل ہونا ہوگا تو توقع تو ایسی نہیں کہ مالک نفع وضرر اموات کو سمجھ لیں لیکن مولانا کے اس قسم کی تحریرات کو نظر کرتے تعجب بھی نہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ یعنے جن کو تم سوائے خدا کے پکارتے ہو وہ ایک ذرہ کے مالک نہیں۔ ظاہر ہے کہ دعاء سے یہاں ندا ہی مراد ہے۔ یعنے ہر چیز کا مالک ہونا شان کبریائی سے ہے اور ایسی شان والے ہی کے لئے ندا ہے غیر کی ندا اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ کوئی دلیل اوس کے ایک ذرہ کے مالک ہونے کی پیش کر دیجائے (وھذا المحال) ورنہ اس قسم کی ندا غیر فائدہ مند اور عبث وفضول ٹھہریگی عبث اور فضول نداء ایک مجنوں کی بڑ اور ایک دیوانہ کی بکواس سے زیادہ وقعت نہیں رکھ سکتی۔ پس آیات بالا پر غور کرنے سے مطلع صاف ہو کہ مولانا کا اموات کی نسبت نداء کا جائز قرار دینا صرف زعم ہی زعم ہے پہلے ان کو مالک نفع وضرر ثابت کرلیں اور پھر اپنے دعاوی کو ثابت کریں غور کیجئے نداء مختلف وجوہ سے کی جاتی ہے کسی کے حاضر ہونے کے لئے کسی سے کچھ مانگنے کے لئے کسی کو کچھ دینے کے لئے اس قسم کے مطلب اغراض احیاء سے حسب قدرت وحیثیت پوری ہو سکتی ہیں اور وہ بھی اس وقت تک جبکہ وہ موجود رہیں۔ جب مخاطب دور ہو جائے تو نداء مخاطب کے لئے کچھ سود مند نہیں ہو سکتی منادی مخاطب کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتا۔ بھائیو! جب احیاء جن میں عطاء الٰہی سے سننے دیکھنے کی طاقت موجود ہے ذرہ سی دوری پر منادی کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتے تو کیا کوئی عقلمند یہہ بیان کر سکتا ہے اموات جن کی نسبت نص صریح ہے۔ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی ۔ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ یعنے اے محمد صلعم آپ مردوں کو سنا نہیں سکتے۔ کیونکہ خود

AsliAhleSunnet.com

اموات میں طاقت سننے کی نہیں۔ اور جب وہ سن نہیں سکتے تو مدد وغیرہ کی توقع بھی بیکار ہے جب توقع بھی بیکار رہا تو ندا بھی فضول تو ازروئے عقل حاجت طلبی استعانت کیسے کارگر ہو سکتی ہے؟ مزید برآں وہ کونسا عقلمند ہے جو کہے کہ جب زندہ شخص بُعد سے نداء کو سن نہیں سکتا تو بغداد۔ اجمیر کے روضہ جات میں اوسکی ندا کیسے گھوم سکتی ہے۔ غرضیکہ ایسی بے فائدہ ندا کا انجام محض لغو ہے ایسی نداء علاوہ خلاف عقل ہونے کے خلاف نقل بھی ہے اس قسم کی نداء سے شرک باللہ لازم آتا ہے کیونکہ سمیعٌ۔ بصیرٌ۔ قدیرٌ۔ علیمٌ خاص خداوند عالم کی صفات ہیں۔ اور سننے دیکھنے والے اور جاننے قدرت رکھنے والے کو ہر شخص ہر وقت پکار کر فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن جو شخص غیر کو پکارے گویا اوسنے غیر اللہ کو اوصاف بالا سمیعٌ۔ بصیرٌ وغیرہ میں شریک کر دیا۔ اگر کسیکا یہ عقیدہ بھی نہیں کہ غوث و قطب وغیرہ حاضر ناظر عالم الغیب ہیں لیکن صرف ندا (یا) کے ساتھ ہی منادی کو یہ خیال کر لینا چاہئے کہ مجھے مجبوراً حاظر ناظر تسلیم کر لینا ہوگا کیونکہ یا حرف نداء خاص حاضر دانی اور غیب دانی استمداد اور معونت پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے۔ وحقیقة الدعاء استدعاء العبد ربه جل جلاله واستمداد المعونة۔ یعنے دعاء کی حقیقت بندے کا اپنے پروردگار کو مدد اور اعانت کے لئے پکارنا ہے تو معلوم ہوا کہ جو لوگ یا، ندا کے ساتھ پکارتے ہیں گویا وہ پکارے ہوئے کو صاحب قدرت سمجھتے ہیں اور یہ صریح شرک ہے اور مولانا نے جو حدیث یا عباد الله اعینونی۔ کی پیش کی ہے اوس کے ثبوت رواۃ کا پیش کرنا مولانا کے ذمہ ہے صحاح ستہ میں اس حدیث کا کہیں وجود نہیں۔ میں دعوے سے اس کو بشرط ثبوت آئندہ اس کے ضعف اور موضوع ہونے کو ثابت کر دکھاؤں گا (انشاء اللہ) اسکے قطع نظر اس حدیث کے پہلے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ جب کوئی جنگل میں ہے اور تنہائی سے خائف ہو تو پکارے کہ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو اس سے اموات کی نداء کا ہرگز ثبوت نہیں ہو سکتا بلکہ احیاء جو صحرا میں موجود ہوں وہ مدد کو چلے آئیں۔ سرزمین عرب میں اعراب صحراؤں میں جھونپڑے میں بنا کر فروکش ہوتے ہیں ابتک بھی ان میں یہ دستور ہے۔ اس قسم کی روایات سے آیات بینات قرآنی کو چھوڑنا معلوم نہیں کونسا اصول ہے اور کس کا طریق ہے۔ والله الهادی۔ ابو نعیم حیدرآبادی

سوال

کیا یہ دعوئے نبوت ہے؟

جناب نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت جو قرآن شریف میں آیا ہے اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ۔ (یعنے یتیمی۔ بے خبری۔ اور غریبی۔) یہ تینوں وصف مجھ پر بھی صادق ہیں۔ میں یتیم تھا۔ بے علم تھا اور غریب بھی تھا۔ خدا نے مجھے پرورش کیا۔ علم دیا اور غنی کیا۔ یہ بھی کہا کہ الحمد للہ میری حالت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت کے مشابہ ہوئی۔ کیا ایسا کہنا دعوے نبوت یا نبوت کی تمہید ہے؟۔

جواب۔ بیان مذکورہ کو دعوئے نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ یتیم ہونا۔ بے خبر ہونا۔ غریب ہونا یہ تینوں حالات نہ نبوت کے اجزا ہیں نہ زمانہ نبوت کے واقعات ہیں۔ بلکہ نبوت سے پیشتر کے ہیں۔ آنحضرت کو نبوت چالیس سال کی عمر میں عطا ہوئی مگر یتیم پندرہ سال کی عمر تک تھے۔ غریب پچیس سال کی عمر تک رہے جب حضرت خدیجہ سے نکاح ہوا تو آپ غنی ہو گئے جو پندرہ سال نبوت سے پہلے واقع ہے۔ بے خبری یعنے ضال ہونا تو نبوت کی صریح نقیض ہے۔ پھر نہیں معلوم ایسے بیان کو دعوے نبوت کہنے والا ایجاد کر کے اس کلام کے قائل پر ایسا افترا کرکے اپنے دماغ کا علاج کیوں نہیں کراتا۔ بہت سے بزرگان دین نے اتباع سنت کے شوق میں آنحضرت کی عمر کی طرح ترسیٹھ سال کی عمر کی دعائیں کی ہیں تو کیا یہ بھی نبوت کی تمنا ہے۔ افسوس ہے لوگ علم دین اور انصاف سے کیسے دور ہیں۔ ہاں اگر کوئی صاحب اپنی نسبت یہ کہلوا دیں کہ ؎

علاوہ جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

یا یہ شعر شکر اظہار خوشی کریں کہ ؎

تو وہ مسیح نفس ہے کہ قُمْ اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

تو ایسے پیر صاحب کی نسبت یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ان کو مرتبہ نبوت یا الوہیت کا خواب شائد آتا ہوگا۔

تقریظات

احکام دینی حصہ اول یہ ۵۶ صفحہ کا ایک رسالہ ہے جو انجمن حامئ اسلام کیمپ میرٹھ نے اپنی لاگت اور محنت سے چھپوایا ہے اس رسالہ میں مسلمانوں کی شادی غمی اور مختلف مواقع زندگی کے متعلق علماء کرام سے بطور استفسار سوال کر کے ان پر فتوے حاصل کئے گئے اور سوالات مع جوابات درج کر کے مسلمانوں کی فضول خرچیوں اور خلاف شرع امور کی اصلاح کیگئی ہے۔ قیمت کچھ نہیں صرف محصولڈاک کیلئے ۱؎ کا ٹکٹ بھیجنے پر رسالہ مفت مل سکتا ہے۔ انجمن موصوف پہلے بھی مسلمانوں کے مفید مطلب اور مخالفین اسلام کی تردید کے ایسے رسالے چھپواتی رہی ہے جو مفت تقسیم کئے جاتے رہے ہیں۔ رسالہ مذکورہ کے ملنے کا پتہ:۔ محمد عبدالرحمان عرف ننھے خان منتظم انجمن حامی اسلام کیمپ میرٹھ۔

عقائد اسلام اس کتاب کے مصنف کا دعوی ہے کہ اس میں مختلف مذاہب کی تاریخ ابتداء سے لکھی ہے اور یہ کہ اسنے مذاہب باطلہ کی تردید بھی کی ہے۔ قیمت عمر صفحات ۴۴، لکھائی چھپائی معمولی کاغذ ہلکا۔ ملنے کا پتہ:۔ عبدالواحد حاجی بائیبل ریفارمر جہوں۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی رپورٹ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ منعقدہ شہر ناگپور بتاریخ ۲۸ و ۳۰ دسمبر ۱۹۱۰ء مرتبہ مولوی محمد عزیز مرزا صاحب آنریری سکرٹری لیگ عمدہ کاغذ پر طبع ہو کر دفتر لیگ سے شائع ہوگئی ہے جسمیں بہت سے لکچر اردو کے عمدہ اور موزوں لکچر درج ہیں۔ رپورٹ مذکور مسلمانوں کو پالٹیکس میں ایک اچھی خاصی رہنما کا کام دینے والی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ

عہ یہ دونوں شعر ... جماعت علی شاہ ...

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

س نمبر ۷۱ - کسی شخص کی اہلیہ فوت ہو جائے اور عورت مذکور کو خاص محرم ہوتے ہوئے اس کا شوہر اسکا قبر میں اتار سکتا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب حدیث شریف سے ملے؟

ج نمبر ۷۱ - اتار سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو فرمایا اگر تو میرے سامنے مرے تو میں تجھے غسل دونگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ کو غسل دیا تھا۔ اتارنا تو بہت آسان ہے۔ (یہ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۷۲ - دو شخص جھگڑتے ہیں کہ بائیسکوپ تماشہ جو نکلا ہے اس بارے میں ایک کہتا ہے کہ عجائب وغرائب دکھلاتا ہے۔ دیکھنا جائز ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ اللہ کی قدرتیں اور ایسی عجائب وغرائب نظر آرہی ہیں تماشہ کا کمال اس سے فزوں نہیں اس میں انگریزی باجا بجاتے ہیں۔ ایسے محل میں جانا تماشہ دیکھنا مبلغ دیکر گناہ مول لینا ہے۔ (عبدالقادر سیالکوٹ)

ج نمبر ۷۲ - اس قسم کے امور نیت پر موقوف ہیں حدیث شریف میں آیا ہے انما الاعمال بالنیات کسی مشہور مقام کا نقشہ دیکھنا ہو یا کوئی اور عجائبات دیکھنے کی ضرورت ہو تو جائز ہے۔ غرض جیسی نیت ویسا بدلہ۔

س نمبر ۷۳ - دو آدمی تنازع کر رہے ہیں ایک کہتا ہے کہ گانا بجانا ناچ دیکھنا اور گانا سننا یہ سب جائز ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کے دف بجانے کو دیکھا اور گانا سنا ہے اور بی بی عائشہ کو حبشیوں کا ناچ دکھوایا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ گانے میں حمد وثنا اللہ کی ہو اور ثناء رسول میں حد سے تجاوز نہ کرے یہ جائز ہے لیکن اور طرح گانا اور ہر ایک طرح کا بجانا ناچ دیکھنا یہ سب حرام ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح کے باجوں کو مٹانے آئے اسی لیے تو ترک کرکے احادیث پیش کرتا ہے۔ (ر ر)

ج نمبر ۷۳ - دوسرے شخص کی رائے اسلم ہے شادی کے متعلق اتنا آیا ہے جو صحابی کہتے ہیں رخص لنا فی اللھو عند العرس یعنے شادی میں اجازت ہے۔ باقی مواقع میں منع ہے۔ حبشیوں کا ناچ نہ تھا بلکہ فوجی کرتب تھے۔

س نمبر ۷۴ - فونوگراف ہر طرح کے آواز کو لیکر گاتا ہے اس کی سماعت میں کیا حکم ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۷۴ - اس کا حکم بھی نیت پر ہے بہ نیت دریافت کرنا مظاہر قدرت جائز ہے اور بہ نیت لہو ولعب منع ہے۔

س نمبر ۷۵ - العلماء ورثة الانبیاء یہ حدیث ہے یا دلیل اگر حدیث ہے تو قوی ہے یا ضعیف؟ (ر ر)

ج نمبر ۷۵ - حدیث ہے مگر ضعیف۔

س نمبر ۷۶ - من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ یہ حدیث ہے یا دلیل اگر حدیث ہو تو قوی ہے یا ضعیف؟ (ر ر)

ج نمبر ۷۶ - کسی بزرگ کا قول ہے اس کے معنے ہیں جو کوئی اپنے آپ کو بغور دیکھے کہ میں کیسا عاجز محتاج ہوں وہ خدا کو پہچان جاتا ہے کیونکہ انسان کو خدا کی ہستی کا ثبوت دیتی ہے۔

س نمبر ۷۷ - میلاد شریف کرنا۔ روح رسول کریم آتی ہے کرکے کہنا یہ کیسا ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۷۷ - مجلس میلاد مقرر کرنا بدعت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح آنے کا خیال رکھنا بھی سراسر غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

س نمبر ۷۸ - جب مسلمان مرگیا تو روح اوس کی علیین یا سجین جائے مقررہ میں رہتی ہے نہ کہ کبھی کبھی اوس کے دنیاوی گھر کو آیا جایا کرتی ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۷۸ - اپنے مقام پر رہتی ہے دنیاوی گھر میں آنے کا ثبوت کہیں نہیں ملتا۔

س نمبر ۷۹ - شب جمعہ یا شب برات کو مُردوں کی روحیں دنیاوی گھروں کو اور زندوں کا اُس رات میں عبادت دریافت کرنا اور خاص کرکے اس رات گورستان کو جانا ان کے بارے میں حدیث و قرآن کا کیا حکم ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۷۹ - روحوں کا دنیاوی گھروں میں آنا شرع شریف میں ثابت نہیں۔

س نمبر ۸۰ - امام نماز جہری میں کوئی رکعت میں بوقت تلاوت سورۃ فاتحہ کوئی حرج سے یا اول بسم اللہ بھول جانے سے دوبارہ فاتحہ پڑھکر پھر اور سورت پڑھے تو آخر میں سہو لازم آویگا یا نہیں؟ (ر ر)

ج نمبر ۸۰ - فاتحہ میں بسم اللہ چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

س نمبر ۸۱ - مؤذن مسجد باوجود مصلیوں کے ہونے کے مسافر کے خدمت کا زیادہ حقدار ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۸۱ - مسافر کی خدمت سب پر ہے مؤذن مسجد کو چاہیے کہ مسجد میں مسافر آیا ہو تو محلہ کے گھروں سے روٹی لاکر اوسے کھلا دے اور اس سے زیادہ نہیں۔

س نمبر ۸۲ - پیش امام مسجد کا برائے گذر اوقات مع اہل وعیال چلا گیا بلدہ دیگر کو تو اس کی امامت دوسرا آدمی کرتا ہوا ہے بعد سال دو سال کے برائے سیر پھر آیا تو ان دونوں میں حقدار امامت کون ہے پیش امام اول ہے یا دوسرا؟ (ر ر)

ج نمبر ۸۲ - پہلا امام دوسرے کو اگر اپنا نائب کرکے گیا ہے تو پہلا امام آنے پر حقدار ہے اگر بغیر نائب کرنے کے چلا گیا اور مقتدیوں نے دوسرا امام خود مقرر کیا تو دوسرا مستحق ہے۔

س نمبر ۸۳ - برائے طعام میت روز معین جیسے سوم اور چہلم مقرر کرنے کی حدیث قوی ہے یا ضعیف؟ اوس کھانے کا کیا حکم ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۸۳ - طعام میت کے لئے دن مقرر کرنا ٹھیک نہیں طعام میت غربا کا حق ہے دوسروں کو نہیں چاہیے۔ (باقی آئندہ)

تقابل ثلاثہ — توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت۔ مع محصول ۶عہ

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

اہلحدیث کانفرنس

کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۶ دسمبر میں مندرجہ ذیل تجویزات پاس ہوئیں۔

(۱) سالانہ جلسہ ۲۰ فروری سے ۱۰ مارچ کے اندر کسی تاریخ میں کیا جائے (جس کا اعلان آئندہ ہوگا)۔ (۲) دو واعظوں کا تقرر آور ہوا۔ کیونکہ پہلے دو واعظوں نے کام کرنے سے انکار کردیا تھا۔ (۳) مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ کو اورنگ آباد بھیجا گیا۔ (۴) تجویز کیا جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سیکرٹری شملہ کی مسجد اہلحدیث کی امداد کے لئے فراہمی چندہ کی سب کمیٹی بنائی گئی (۵) کلکتہ میں ایک سب کمیٹی بغرض انتظام چندہ وغیرہ مقرر کی جائے (سید عبدالسلام نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس از دہلی)

اڈیٹر۔ گذشتہ دورہ میں جب وفد کلکتہ پہنچا تھا تو کلکتہ کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس کے سکرٹری مولوی اکرم خان صاحب اڈیٹر اخبار محمدی بنگالی مقرر ہوئے تھے۔ مولوی صاحب موصوف توجہ کرکے اپنے فرائض منصبی کو انجام دینگے تو کسی دوسری کمیٹی کی حاجت نہیں، مولانا عبدالعزیز صاحب بمقصد مظلومان سیتا مڑھی مصروف ہیں۔ تاہم کوشش فرمائینگے انشاءاللہ۔

مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ کانفرنس کی رپورٹ مورخہ ۲۴ ذی الحجہ ایسے وقت دفتر ہذا میں آئی کہ ساری درج نہیں ہوسکی۔ آئندہ گنجائش نکالی جائیگی

فتح اہلحدیث

موضع لبانیاں والی تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور میں مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۱ء کو درمیان اہلحدیث و حنفیہ کے مباحثہ دربارہ طلاق ثلاثہ فی مجلس واحد کے ہوا منجانب علماء اہلحدیث مولوی عبدالرحمن صاحب بڑہی مالوی تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور اور مولوی عبداللہ صاحب کوٹ کپوری ریاست فریدکوٹ اور مولانا مولوی عبداللہ صاحب از کھیا نوالی تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور تھے اور حنفیہ سے مولوی محمد حسین صاحب سکھیروی متصل جلال آباد و مولوی عمرالدین صاحب از پالی والہ متصل جلال آباد و مولوی غلام رسول صاحب مکتسری تھے تو از طرف اہل حدیث مولوی عبدالرحمن اور حنفیہ سے مولوی محمد حسین برائے مناظرہ بالمقابل ہوئے تو حنفیہ نے بہت سے شرائط مناظرہ مقرر کئے جن میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مناظرہ کے لئے وہ شخص مقرر کیا ویگا کہ جو ایک صفحہ عبارت کا صحیح پڑھے تو مولوی عبدالرحمن صاحب نے جواب دیا کہ تمہارا تو مباحثہ میں خود بخود پتہ لگ جاویگا ورنہ میں دس روپیہ انعام دیتا ہوں جو میرے سامنے ایک صفحہ صحیح عبارت کا پڑھے غرضیکہ اسیطرح شرطوں میں جھگڑا کرتے کرتے مولوی عبدالرحمن صاحب اہلحدیث نے ایک بات نخبۃ الفکر سے مولوی محمد حسین صاحب حنفی کے پیش کی تو صاحب موصوف کو جن علوم یعنی صرف و نحو منطق و فلسفہ وغیرہ پر ناز تھا انہوں نے ایسی مدد دی کہ پہلی سطر کے پہلے لفظ میں ایسی غلطی کی کہ امید ہے کہ نحومیر خواندہ طالبعلم بھی نہ کریگا غرضیکہ ایک کیا اسی سطر میں دو تین غلطیاں کیں تو مولوی عبدالرحمن صاحب اہلحدیث نے ہر بار دھمکایا اور ٹھیرایا اور کہا کہ آپ تو صفحے کی شرط لگاتے تھے اور اب پہلی سطر ہی میں گر پڑے اور کہا کہ تم مقابلہ کے لائق نہیں ہو تو آپ کو اس دہمکی اور علم نے مل کر ایسی پشت پناہی کی کہ ضیق النفس ہو کر کتاب پھینکدی اور خواہ مخواہ شرائط موقوف کرنے پڑے۔ بعدہٗ بصد عجز و نیاز کے اس کو فروگذاشت کرایا اور یہ بات ٹھیری کہ ہر ایک شخص کھڑا ہو کر اپنے مدعا کو قرآن و حدیث سے ثابت کرے اور دوسرا تاختم تقریر اس کی کلام نہ کرے اور عام لوگ ہی اس کے منصف ٹھیرے تو لوگوں نے مولوی محمد حسین صاحب کو کہا کہ پہلے آپ تقریر کریں مگر تقریر کیا آپکے تو ہوش اڑ رہے تھے بعد ازیں مولوی عبدالرحمن صاحب اہلحدیث نے کھڑے ہو کر خوب کشادہ دل اور حوصلے سے عقلی اور نقلی دلائل سے تقریر کو آراستہ کیا تو پھر ان کو بھی بعد رد و کد کے اسکا جواب دینا پڑا تو بجز تنبل کھڑے ہو کر جواب کیا بلکہ کچھ اور کا اور ہی بیان کیا اور پسپا ہو کر بیٹھ گئے تو مولوی عبدالرحمن صاحب نے ایسی تردید کی کہ مدغم کردیا۔ صدق اللہ تعالیٰ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

عبدالرشید ولد مولوی محمد الدین صاحب شریک جلسہ

حیدرآباد کے طاعونی سوال کا جواب

ہمارے پاس سے تریاق محبت فی شیشی عمر ۱ اور حب رحمت الٰہی فی ڈبیہ عمر جو پندرہ بیس آدمیوں کے لئے کافی ہے طلب کیجئے۔ بذریعہ ویلیو روانہ ہوگی۔ بلکہ اگر کوئی کم استطاعت طلب کرے تو مفت روانہ ہوگی (عبدالرحمن پھاٹک حبش خان بارہ دری دہلی۔

دعاء صحت

مولوی عبدالحمید صاحب ساکن سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ علیل ہیں مخلص احباب دعا فرمادیں اللہم عافہ واعف عنہ۔

بخدمت جناب محمد یونس صاحب ساکن ضلع فتحپور بعد ابلاغ تحفۂ سلام مسنون الاسلام کے گذارش اینکہ آپنے ایک سوال بعنوان "طبی استفسار" اہلحدیث مورخہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۱۱ء میں شائع کیا تھا جس میں مذکور تھا کہ آپ بمرض احتلام ۱۳ - ۱۴ - سال سے مبتلا ہیں۔ اب اگر آپ کو کامل صحت ہوگئی ہے تو کس صاحب کے علاج معالجہ سے ہوئی ہے۔ یا طبیعت فی الحال کیسی ہے؟ مفصل بذریعہ خط بہ نشان ذیل آگاہی بخشیں اللہ آپکو اجر عظیم دیگا۔ والسلام خیر ختام۔

الملتمس محمد عبدالواحد۔ ڈاکخانہ کینڈرا پاڑہ ضلع کٹک ملک اوڑیسہ۔

مجھے عرصہ تین چار ماہ سے درد عرق النسا ہے جس کی وجہ سے نقل حرکت میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور یہاں کوئی حکیم وغیرہ نہیں ہے اس وجہ سے علاج کی طرف سے مایوسی ہے اور مرض روز بروز ترقی پر ہے دوسرے موسم سرما ہے اب بہ نسبت سابقہ زیادہ تکلیف ہے اگر کوئی صاحب نسخہ تحریر فرمائینگے میں استعمال کرونگا۔ درد کو لہے سے لیکر پیر کے ٹخنہ تک ہر وقت رہتا ہے مگر معمولی درجہ پر مگر دن میں دو ایک مرتبہ ترقی کرتا ہے تو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اگر آپ اس معروضہ کو اخبار گوہر بار میں

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

گورنمنٹ عالیہ اور مسلمانانِ ہند

بہت دنوں سے اہل ہند منتظر تھے کہ کب شاہ معظم

جارج پنجم ہندوستان میں تشریف لادیں اور ہندوستان کی سرزمین کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت دیں چنانچہ اس انتظار کی مدت ختم گذری اور ۲ دسمبر کو شاہ معظم بمبئی کے ساحل پر رونق افروز ہوئے۔ اور مسلمانوں نے خیر مقدم اور WELCOME. کی صدائیں ہر گوشہ ملک سے بلند کرکے اپنی دلی خوشی کا اظہار کیا۔ اور شاہ معظم کو ہند میں جلوہ افروز دیکھکر عرض کیا ؎

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم اون کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

اس خوشی و خرمی میں دربار دہلی اور تاجپوشی کا زمانہ آیا۔ دربار کا جلسہ بڑی دھوم دھام اور چہل پہل سے ۱۲ دسمبر کو واقع ہوا۔ اور تاریخ میں یہ ایک ایسا واقع اضافہ ہوا کہ جو خصوصیت سے ذکر کے لائق اور صدیوں تک یادر ہنے کے قابل ہے جس دن کی خوشی کا اظہار کسی نے نظم میں یوں کیا گیا کہ ؎

زجوش خرمی کاندر جہاں بود ☆ زمیں را نازہا بر آسماں بود

جلسے کے اختتام پر شاہ معظم نے اپنی زبان فیض ترجمان سے دو ارشاد جدید فرمائے۔ اوّل یہ کہ دہلی کو بجائے کلکتہ کے دار السلطنت قرار دیا جائیگا۔ دوئم تقسیم بنگال منسوخ کرکے مشرقی و مغربی بنگال کا الحاق کردیا جائیگا۔

اخبارات اور خصوصاً پولیٹیکل حلقوں میں بادشاہ سلامت کے ان دونوں فرمانوں پر مختلف تذکرے ہو رہے ہیں بنگالی خوش ہیں کہ انکی مسرت افزا کی شنوائی ہوگئی۔ اور انکے آہ و زاری و نالہ و شیون کی آواز ملک معظم کے سمع مبارک تک پہونچکر شرف قبولیت حاصل کرچکی۔ لیکن افسردہ خاطر ہیں تو مسلمان اور بالخصوص مشرقی بنگال کے مسلمان جنکو الحاق بنگال سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ اور خطرہ ہے جو شاہ معظم نے تقسیم بنگالہ کی منسوخی کے متعلق جو کچھ فرمایا اُس سے رعایائے ہند کے کسی فرد کو عموماً اور مسلمانوں جیسی وفادار قوم کو خصوصاً یہ ہرگز گوارا نہیں کہ وہ ایک بادشاہی اعلان سے کبھی بھی کشیدہ خاطر ہوں خواہ انکو اوس سے نقصان ہی کیوں نہ پہونچے۔ یہی سبب ہے کہ مسلمانان ہند کے تعلیمی مرکز کے معزز سکرٹری جناب نواب وقار الملک بہادر نے ایک مضمون لکھا جس میں اس بات کی صاف ہدایت کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو کسی صورت میں شورش کا جاری کرنا مفید اور مناسب نہیں۔ شاہ معظم کی زبان سے جو کچھ نکل گیا وہ مبارک اور فرض ہے۔ لیکن دوسروں (بنگالیوں) کی طرف نگاہ ڈالنے سے نواب صاحب اور عام مسلمانوں کو آغاز تحریر بی معلوم ہوگیا کہ گورنمنٹ اور رعایا کی مثال بعینہٖ والدین اور اولاد کی سی ہے۔ بچہ روتا ہے تو والدہ بچے پستان بھی دودھ کے لئے سمجھتے ہیں۔ ورنہ والدہ کو اپنے گھر کے دھندوں سے فرصت ہی نہیں ہوتی۔ اسی طرح گورنمنٹ بھی ہے جو مانگتے ہیں وہ پاتے ہیں۔ مسلمانوں نے گو اپنی کم گوئی سے کام لیا اور یہ کم گوئی ایسی کم گوئی تھی کہ گورنمنٹ کو اس کی طرف متوجہ ہونا چاہئے تھا کیونکہ ع

خموشی معنئے دارد کہ در گفتن نمے آید

لیکن گورنمنٹ بھی تو آخر مخلوق ہے اس کے کانوں میں جو التجا پہونچیگی اسے پورا کریگی جو شکایت اُس کے حضور میں جائیگی اوس کے رفع کرنے کی کوشش کریگی ورنہ اوسے کیا معلوم۔ کیونکہ یہ خاصہ تو ایک ذات واحد باری تعالے ہی کا ہے جو علیم بذات الصدور ہے اور جس کے حضور خموشی سے دعا کی جائے تو اوس کی شنوائی ہوسکتی ہے۔ لیکن گورنمنٹ انسانی تو مجبور و معذور ہے۔ اوسکو کسی کے دل کی حال کا کیا پتہ ؟ گورنمنٹ خدا کیطرح عالم الغیب نہیں ہے کہ مسلمان خاموشی سے اسکا منہ تاکتے رہیں اور منہ سے کچھ نہ بولیں اور اپنا مدعا دل ہی میں رکھیں تو گورنمنٹ انکے مدعا کو پورا کردے۔ گورنمنٹ پر کسی طرح کی بدگمانی کسی مسلمان کو ہرگز جائز نہیں گو بنگالیوں نے تقسیم بنگال پر اعتدال سے بڑھکر کام شروع کردیا۔ گورنمنٹ کی مخالفت میں تقریریں کیں۔ تحریریں لکھیں ایجی ٹیشن پھیلایا۔ بائیکاٹ پر کاربند ہوئے۔ اور آخر کار یہ اعلان ہوگیا کہ تقسیم بنگالہ کا فیصلہ ایک ایسا فیصلہ ہے جس کی منسوخی نہیں ہوگی۔ اس قطعی حکم کے بعد بھی شاہ معظم نے گورنمنٹ ہند کے مشورہ سے تقسیم بنگالہ کو منسوخ کردیا اور منسوخ بھی ایسے وقت کیا۔ جب بنگالیوں کا نالہ و شیون بالکل کی نسبت بہت مدھم پڑچکا تھا۔ اور اُن کے بائیکاٹ و ایجی ٹیشن کی سرگرمیاں سرد ہوچکی تھیں۔ گورنمنٹ سب رعایا کو (خواہ وہ بنگالی ہوں یا پنجابی۔ مسلم ہو یا ہندو) ایک نظر سے دیکھتی ہے۔ پھر بھی اوسکی مہربانیوں سے کسی طرح مایوس نہ ہونا چاہئے بلکہ اوس کو لینے کا ڈھب سیکھنا چاہئے۔ وہ اپنے طریق عمل سے صاف بتلا رہی ہے کہ جو مانگیگا لیگا۔ جو خاموش رہیگا اوس کا ہمیں ذمہ نہیں کیونکہ ہم اپنی رعایا کی مخفی جذبات سے بوجہ انسان ہونے کے ناواقف ہیں پس مسلمانوں کو تقسیم بنگالہ کی منسوخی سے جو نقصان پہونچنے کا خطرہ ہے اوس کی شکایات گورنمنٹ تک پہونچائیں اور بلند آواز سے پہونچائیں اور تھک نہ جائیں۔ یہانتک کہ گورنمنٹ انکے نقصانات کا تدارک فرماوے اور اون کو نعم البدل عطا کرے۔

مسلمان ہمیشہ سے گورنمنٹ کی وفادار اور جاں نثار رعایا رہے ہیں اور آئندہ کو بھی وہ گورنمنٹ کے پسینہ کی جگہ اپنا خون اور اوس کے ایک اشارہ پر بقول ع

از دوست یک اشارت از ما بسر دویدن

سر سے پاؤں تک حاضر ہیں۔ لیکن اس وفاداری میں وہ اس حد تک نہیں پہونچے اور نہ پہونچ سکتے ہیں کہ وہ اپنی زبان گنگ اور اپنا قلم شکستہ کرکے اعلان کردیں کہ

سپردم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

کیوں ایسا نہیں کرسکتے اسلئے کہ گورنمنٹ عالم الغیب نہیں نیز گورنمنٹ نے اپنے طرز عمل سے وہی ثابت کیا ہے جو انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کا قول ہے۔ مانگو تمہیں دیا جاویگا۔ کھٹکھٹاؤ تمہارے لئے کھولا جاویگا۔

پس ہمارے مسلمان بھائی خصوصاً مسلم لیگ کے ممبر منسوخی تقسیم بنگال کے نقصانات کی آواز گورنمنٹ کے کانوں تک پہونچائیں اور بقول جناب نواب وقار الملک صاحب مسلمانوں کے حق میں اس کا نعم البدل ملنے اور مستقل انتظام ہونے کی درخواست کریں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

تہذیب ۔ تہذیب کے فرائض کا بیان ۔ ا ر

شادی بیوگان اور نیوگ ۔ ان دونوں پر تحریر ۔ آریہ ۔۔۔ ۱ / ۲

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں آمد

صحیح پچھلے ہفتہ غریب فنڈ کا حساب غلط شائع ہو گیا۔ میزان ۱۲/ ۶ لکھا گیا مگر صحیح ۱۲/ ۱۳ ہے بقایا سابقہ ۱۵ر صحیح ہے۔ اس ہفتہ کی آمد حسب ذیل ہے:۔ از جانب میاں عبدالعزیز و عبدالقادر صاحبان ۴؍ عیعہ از الٰہی بخش کندگر فتح جالندھر (سائل نمبر۱) ۱۲ر از عبدالحق جاگرام ضلع مالدہ (سائل نمبر۲) عیعہ۔ بقایا سابقہ ۱۵ر میزان للعہ ہر دو سائلوں کے نام دو اخبار بالترتیب چھ ماہ اور ایک سال کے لئے جاری کئے گئے قیمت اخبارات (۹ ۔ ۱۲) وضع کرنے کے بعد ۱۲ر باقی بچا۔ (محاسب)

انجمن اہل حدیث امرتسر کے اہتمام سے عشرہ محرم میں امرتسر سے ۹ تاریخ تک علماء کرام کی وعظیں ہوتی رہیں۔ لوگ شوق سے آتے رہے۔ وعظوں میں خوب رونق تھی۔ ہر سال ایسا ہی امرتسر میں ہوتا ہے۔

امرتسر میں تعزیے جس رستہ میں سکھوں اور ہندوؤں کا مندر آتا تھا۔ اوس کو چھوڑ کر تعزیے والے دوسرے رستوں سے اپنے تعزیے لے گئے پہلے تو یہ خیال شہر میں مشہور ہو گیا تھا کہ شائد امسال تعزیے نہ نکل سکیں۔ لیکن آخر خاص خاص رستوں سے نکالے گئے۔ ہم کسی آئندہ اشاعت میں تعزیوں پر ایک خاص مضمون لکھینگے۔ انشاء اللہ۔

ریاست جموں میں اہلحدیثوں اور حنفیوں میں فوجداری مقدمات تھے۔ فریقین کو حسب ذیل ہدایت کی گئی (حنفی گروہ پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے مرید تھے) جو اہلحدیثوں کو کافر کہکر مسجدوں سے نکالنے پر مصر تھے۔

حنفیوں کو ہدایت ہوئی:۔

(۱) اہلحدیث کی نسبت لفظ وہابی استعمال نہ کریں۔

(۲) اگر اہلحدیث کے اون کی کسی مسجد میں برائے عبادت گئے سے اندیشہ فساد ہو تو اون کی آمد و رفت روکنے کے لئے باضابطہ چارہ جوئی کریں۔

(۳) ناشائستہ الفاظ وعظ اور اشتہارات میں استعمال کرنے بند کر دیں۔ اور ایسے اشتہارات پنجاب سے نہ منگوائیں۔ یا کسی جگہ آویزاں نہ کریں۔

(۴) نو عمر طفلان کو جو نیک و بد نہیں سمجھتے سمجھا دیں کہ اہلحدیث کی نسبت جوش ضبط رکھیں۔

اہلحدیث جماعت کو ہدایت ہوئی:۔

(۱) اگر کسی خاص مسجد میں کثرت آمد و رفت اہلسنت جماعت کی ہو۔ تو سوال استحقاق کو قطع نظر کر کے رفع فساد کی خاطر اس میں آمد و رفت نہ رکھیں۔

(۲) پیر جماعت علی شاہ یا اوس کے مریدان کی نسبت توہین آمیز یا اشتعال آور اشتہارات نہ دیویں اور نہ علاقہ غیر سے منگوائیں۔ نہ کسی عام جگہ چسپاں کریں۔

اڈیٹر ۔ گو یہ فیصلہ انگریزی علاقہ کی عدالتہائے چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ بلکہ واجب التعظیم پریوی کونسل لنڈن کے فیصلوں کے برخلاف ہے۔ جن میں اہلحدیثوں کو ہر ایک مسجد میں بلا تمیز اور بلا شرط نماز ادا کرنے کی اجازت دیگئی ہے۔ تاہم اہلحدیثوں کو ہم یہی مشورہ دینگے کہ وہ اس فیصلہ پر عمل کر کے اپنی امن پسند روش کا کافی ثبوت دیں۔

ناگپور قوم مرہٹہ نے بھی اب اصلاح حالت درستی تعلیم پر جان توڑ کوشش جاری کی ہے۔ مرہٹہ ایجوکیشنل کانفرنس کے چار اجلاس مختلف شہروں میں ہو چکے ہیں۔ پانچواں اجلاس ماہ دسمبر میں بڑے دن کی تعطیلوں میں یہاں ہوا ما بڑے جوش۔

ملک متوسط اور صوبہ برار کے لئے ایک کونسل واضعان آئین و قوانین قائم کرنے کی سخت ضرورت ہے اور اس مسئلہ پر آنریبل راؤ بہادر آر۔ این۔ مودھولکر آنریری ممبر سوپریم لیجسلیٹیف کونسل نے خاص طور سے زور دیا ہے۔ اب یہ مسئلہ گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے۔

امراؤتی امسال کمی بارش کی وجہ سے صوبہ برار کی فصل ہائے خریف کو سخت ضرر پہونچا ہے فی روپیہ چار آنہ (۴ر) کے حساب سے پیداوار ہوئی ہے۔ فصل ہائے ربیع کی بھی حالت کچھ ٹھیک نہیں نظر آتی۔ مویشی کے لئے چارہ و آب کمیاب ہے۔ اندیشہ ہے چند ہی روز میں کہیں نایاب نہ ہو جائے۔

اخبار ستیہ برار ایک سال بند رہنے کے بعد ماہ نومبر سنہ رواں سے دوبارہ جاری ہوا ہے۔ اس اخبار کے مصارف کی برداشت کے کفیل اور ذمہ دار سیٹھ حسن علی ملا عبدالقادر ٹھیکہ دار میونسپل کمشنر امراؤتی ہوئے ہیں۔

مولوی شیخ محمد مبارک علی صاحب پنشنر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر برار۔ حال میر عدل (چیف جج) ریاست جاورہ وسط ہند کے پنشن لیلی اور اب اپنے وطن مالوف شہر امراؤتی میں مستقل طور سے سکونت پذیر ہوئے۔

منشی سید اصغر حسین صاحب نے جو حال میں لنڈن سے بیرسٹری کا امتحان پاس کر آئے ہیں یہاں پر مستقل سکونت اختیار کی اور اپنے پیشہ کا کام جاری کر دیا۔

معزز اہل ہنود اور اون کی جماعت نے سرکار میں درخواست کی ہے کہ امراؤتی میں ایک فیمیل ہائی اسکول قائم کیا جاوے اس درخواست پر بہت سے دستخط ثبت ہیں۔ سرکار کی جانب سے ہندو طلبہ کی تعلیم کے لئے مدت سے ایک ہائی اسکول قائم ہے۔ اور عرصہ دو سال سے ایک محمڈن ہائی اسکول بھی کھولا گیا ہے۔

سررشتہ تعلیم برار کا سالانہ موسومہ ٹیچرس کانفرنس زیر صدارت مسٹر ایوانس انسپکٹر آف اسکولس برار بہت آب و تاب کے ساتھ منعقد ہوا۔ ابواب تعلیم و تعلم پر خوب بحثیں ہوئیں۔

ایلچپور۔ اسٹیشن مرتضٰی پور سے براہ دریاپور اور انجنگاؤں ایک ریلوے لائن یہاں تک تیار کی جا رہی ہے تیاری سڑک کا کام بہت تیزی و سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔

ایوت محل۔ یہاں پر ایک جدید ہائی اسکول کھولا گیا ہے برار میں یہ چوتھا ہائی سکول ہے۔

سودیشی تحریک والوں کی جانب سے جتنے پرائیوٹ ہائی اسکول کھولے گئے تھے وہ سب بحکم گورنمنٹ یکے بعد دیگرے بند کر دیئے گئے۔

مقام آکولہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک موضع میں ایک ہندو کی ۱½ ۲ سالہ لڑکی کو فی الحال چار ماہ کا حمل ہے اور اوس لڑکی کی پستان بھی ابھر آئی ہیں۔ تحصیلدار صاحب آکولہ نے اوس لڑکی کو کچہری میں طلب کر کے

AsliAhleSunnet.com

خاص طور پر معائنہ فرمایا۔ ڈھائی سال کی لڑکی کو حمل قرار پانا بہت ہی حیرت انگیز امر ہے۔ (نامہ نگار اہلحدیث۔ نامہ نگار اس واقعہ کی پوری تحقیق بچشم دید لکھیں۔ ناظرین ممنون ہونگے۔)

جنگ اٹلی و ٹرکی

میدان جنگ کی برقی خبریں (روما - ۲۹ - دسمبر) کہا جاتا ہے کہ ۲۵ دسمبر کو بنغازی کے قریب جو لڑائی ہوئی تھی۔ اس میں ترکوں کے پانچ سو مقتول و مجروح ہوئے۔ اس تعداد میں ان کے بعض افسر بھی شامل ہیں۔

مراکو میں لڑائی

تعلقات فرانس و اسپین (لندن ۲۸ دسمبر) فرانس اور سپین کے تعلقات نہایت ہی کشیدہ ہو رہے ہیں اور اس کشیدگی کا باعث یہ ہے کہ ہسپانیوں نے جن میں جنرل لو کو وزیر صیغہ جنگ بھی شامل ہیں۔ فرانسیسیوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ باشندگان کوہستان رف کو بھڑکا رہے ہیں۔ اور سامان جنگ و رسد سے بھی ان کی امداد کر رہے ہیں۔ فرانسیسی نیم سرکاری اخبار اسپین کی اس تہمت کے متعلق بڑے شد و مد سے مضامین لکھ رہا ہے۔ حالات کی موجودہ صورت معاملات فرانس اور اسپین کے حل ہونے کے لئے ایک فال بد ہے۔

اہالی رف پر حملہ ہسپانیوں کی ایک کثیر فوج نے ۲۷ - دسمبر کو رف کے کوہستانیوں پر حملہ کیا اور انہیں بھگا دیا۔ ہسپانیوں نے اس کے بعد رفیوں کا دریائے کرٹ تک تعاقب کیا۔ رفیوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

لڑائی تاحال جاری ہے (میڈرڈ - ۲۸ - دسمبر) ۲ لیلا کی لڑائی نہایت ہی خونریز تھی۔ رفی تو تباہ ہو گئے ہیں۔ ہسپانوی جرنیل راس زخمی ہوا ہے۔ لڑائی جاری ہے۔

(لندن ۲۱ دسمبر) ۲۰ دسمبر کی آخری لڑائی میں ہسپانیوں کے دو مقتول اور ستر مجروح ہوئے۔

(میڈرڈ ۲۹ دسمبر) سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۷ - دسمبر کو ہسپانیوں کے جو نسٹھ سپاہی مقتول اور اٹھارہ افسر مجروح ہوئے۔ موروں کو تازہ کمک پہنچ گئی ہے۔ اور آئندہ سخت لڑائی کا خوف ہے۔

قاذروں کی لڑائی کے تفصیلی حالات (طہران - ۲۸ دسمبر) ہندوستانی سوار جن پر پچھلے دنوں دو مرتبہ حملہ کیا جا چکا ہے تعداد میں ایک سو تھے۔ اور جیسا کہ اب بیان کیا جاتا ہے۔ ان میں سے دو تو مارے گئے ہیں۔ سات مجروح ہوئے ہیں اور دو کا پتہ نہیں چلتا۔ ان میں سے باقیماندہ سوار قاذروں میں ڈیرے ڈالے پڑے ہیں اور کرنیل ڈگلاس کی زیر کمان ایک سو پچاس سواروں کی کمک ان کی مدد کے واسطے جلدی سے جا رہی ہے۔ جب ایرانیوں کے حملوں سے ہندوستانی سوار پسپا ہو رہے تھے تو مسٹر سمارڈ اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ گئے اور اب اطلاع آئی کہ صاحب موصوف قاذروں سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک سرائے میں زخمی پڑے ہوئے ہیں۔

جنوبی ایران میں جوش برطانوی مہم کی افواہ (لندن ۲۸ - دسمبر) اخبار ٹائمز کو لندن سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ ہندوستانی سواروں پر حملہ کرنے کا پہلے ہی سے تہیہ کیا جا چکا تھا۔ سات سو دیہاتی یک لخت آپڑے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جبکہ اور باقی تمام موجودہ جہازوں کو بوشہر میں پلٹنیں پہونچانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ جنوبی ایران تمام کا تمام بھڑک اٹھا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کو ایرانیوں کی سزا دینے کے لئے ایک مہم بھیجنی پڑیگی۔

روس نے انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا (سینٹ پیٹرزبرگ ۳۰ دسمبر) سینٹ پیٹرزبرگ میں اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ حکومت ایران تبریز رشت اور انزلی کے فتنہ پردازوں کو جنہوں نے روس کے برخلاف آگ بھڑکا رکھی ہے۔ سزا دینے سے قاصر ہے اس واسطے حکومت روس نے اپنے افسروں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ زبردست سے زبردست ذرائع استعمال کر کے فتنہ کی آگ کو بجھائیں اور ان ذرائع میں گرفتار کر کے قوانین جنگ کے بموجب قرار واقعی سزا دینا فدائیوں اور دوسرے ایرانی مفسدوں سے ہتھیار رکھوانا اور ایسے مقامات کو جہاں سے مقابلہ کا احتمال ہو سکتا ہے بالکل برباد و مسمار کرنا بھی شامل ہونگے۔

روسی عدالتوں کے قائم کرنے کی تجویز روسی نیم سرکاری اخبار نوو وے ورمیا کا خیال ہے کہ روسی گورنمنٹ تبریز کا انتظام عارضی طور پر اپنے ہاتھ میں لے لیگی۔ روس کی طرف سے ایک گورنر اور ایک افسر پولیس مقرر کر دیا جائیگا۔ محکمہ مال روسی تصرف میں ہوگا اور محکمہ عدالتی میں صرف روسی ہی روسی ہونگے۔

غضنفر السلطنت کا وعدۂ امداد (کلکتہ ۲۹ - دسمبر) اخبار "انگلش مین" نے اپنی آج کی اشاعت میں معاملات ایران پر ایک خاص آرٹیکل لکھا ہے اخبار مذکور کا بیان ہے کہ جنوبی ایران میں عالمگیر جوش پھیلا ہوا ہے۔ غضنفر السلطنت نے بوشہر میں مزید برطانوی افواج کے وارد ہونے کی صورت میں اپنی اور اپنے ہم قوموں کی خدمات کو پیش کیا ہے علماء ایران اس خبر کی تردید کرتے ہیں کہ وہ عوام کو جہاد پر برانگیختہ کرتے رہے ہیں۔ مگر اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ بائیکاٹ تو ہماری حفاظت خود اختیاری کا ایک ہتھیار ہے۔

انجمن حمایت ایران کلکتہ انجمن حمایت ایران کلکتہ نے اقوام عالم و دول کے نام اپیل کیا ہے کہ ایران کی خاطر معاملات موجودہ میں۔ مداخلت کریں۔ سلطان ٹرکی اور امیر افغانستان سے بھی بیچ بچاؤ کی درخواست کی گئی ہے۔

انجمن ہلال احمر برائے امداد ایران (کلکتہ ۲۸ - دسمبر) میڈیکل کالج سٹریٹ میں مسلمانوں کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ مصیبت زدگان جنگ تبریز کی امداد کے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے ایک انجمن ہلال احمر قائم کی گئی۔ جلسہ ہی میں ایک معقول رقم جمع ہو گئی ہر ایک شخص کا چندہ بغیر امتیاز قوم و ملت بخوشی قبول کیا جائیگا۔

گورنمنٹ ایران کی طرف سے اظہار افسوس (طہران ۲۹ دسمبر) قونصل سمارٹ صاحب قاذروں پہنچ گئے ہیں۔ وزیر صیغہ خارجہ نے برطانوی سفیر کو اطلاع دی ہے کہ حکومت ایران جنوبی ایران کے ہنگامے پر افسوس ظاہر کرتی ہے اور جن لوگوں نے ہندوستانی سواروں پر

اٹلی کو شکست: ۲۶-۲۴ دسمبر کو دریائے درنہ کے کنارے ترکوں اور اٹلی والوں کی سخت لڑائی ہوئی۔ جسمیں اٹلی والوں کو شکست فاش ہوئی۔ اپنی اس شکست کا اقرار اٹلی نے خود ہی کر لیا ہے۔

AsliAhleSunnet.com

تازہ شہادات

جناب محمد شریعت اللہ صاحب رنگپوری لکھتے ہیں:- یک چھٹانک مومیائی بنام کرم علی شاہ تقیر البلاغ دانند قبل ازیں ازنام عاجز و بنام دیگر اشخاص قریب تیم ماہ گزشتہ ام فائدہ کلی حاصل گردیدا است - ۲۰ر دسمبر

جناب محمد یٰسین خانصاحب بریلی سے لکھتے ہیں:- ہمارے واسطے ہمارے عزیز القدر ابو محمد ایوب خاں سلمہ نے یک چھٹانک مومیائی حضور سے منگوایا تھا - ہمکو نزلہ کھانسی کی سخت شکایت کیدم تھی خفیف سا بخار بھی معلوم ہوتا تھا - لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بخار وغیرہ و کمزوری کی شکایت کیدم نہیں ہے - لیکن کسیقدر کھانسی ہنوز باقی ہے کارڈ ہذا آدھ پاؤ مومیائی ارسال فرمائیں
۲۳ر دسمبر ۱۹۱۱ء

مومیائی $\frac{۴۷}{۵۲}$

خون پیدا کرتی ہے - اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے - ابتدائی سل ودق - دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے - چوٹ لگجائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے - ..... کے بعد استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے - مرد - عورت - بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے - قیمت فی چھٹانک عہ - آدھ پاؤ ے - پاؤ بھر کے معہ محصول ڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ - ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے - چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی
یہ مومیائی مصدقہ جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ہے
ہمیشہ اس پتہ سے منگایا کریں ؎

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تازہ شہادات

شیخ عبد الکریم دانا پور سے لکھتے ہیں مومیائی آپکا بہت مفید ہے - ایک چھٹانک بذریعہ ویلیو پے ایبل ڈاک بہت جلد روانہ فرمائیں

جناب محمد عبد العزیز صاحب چھاؤنی ملتان سے لکھتے ہیں:- ایک چھٹانک مومیائی آپ سے پہلے منگائی - اب پھر دوبارہ نیم پاؤ بہت جلد بذریعہ وی پی ارسال کریں - کیونکہ بہت مفید ثابت ہوئی ہے - ۱۳ر دسمبر ۱۹۱۱ء

جناب حافظ فتح محمد صاحب غازیپوری لکھتے ہیں:- جناب حکیم صاحب دام اقبالہ میں تین مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں - خدا کے فضل سے دونوں مرتبہ فائدہ ہوا - لہٰذا ملتمس ہوں - کہ آدھ پاؤ مومیائی اور بذریعہ وی پی ارسال فرماویں -
۳۰ر دسمبر ۱۹۱۱ء

سلسلہ تواریخ دول اسلام $\frac{۹}{۱۲}$

مندرجہ ذیل چاروں تواریخیں آنریبل اسمٰعیل بیگ صاحب سرہنگ مصری کی عربی کتاب حقائق الاخبار عن دول البحار سے اردو میں ترجمہ ہو کر طبع ہوئی ہیں -

تاریخ عرب ملک عرب کی مکمل تاریخ جسمیں قبل اسلام زمانہ جاہلیت سے لیکر خیر القرون خلافت راشدہ خلافت بنی امیہ - خلافت عباسیہ اور اندلس کی آخری اسلامی دور عظمت و شان و شوکت سلطنت کے حسرت نصیب خاتمہ تک کے مکمل حالات درج ہیں - صفحات ۲۲۴ - قیمت عمہ -

تاریخ مراکش افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت المراکش (مغرب الاقصیٰ) کی مفصل تاریخ - مراکو کے قدیم باشندے مراکش کے بحری مقامات اسلام سے قبل مراکش کی تاریخ کا خلاصہ - مراکش میں اسلام کا داخلہ - بنی ادریس عبیدیین - ملثمین - موحدین - بنی مرین - بنی وطاس - بنی سعد اور اشراف کی اسلامی حکومتوں اور انکے حکمرانوں کے مفصل و ترتیب وار حالات - صفحات ۲۰۴ - قیمت عمہ

تاریخ ٹیونس وطرابلس ممالک ٹیونس و ٹریپولی کی بری و بحری تاریخ ٹیونس کی قدیم تاریخ - اسلامی فتح کے بعد ٹیونس کی حالت خلفاء راشدین کی بحری قوت - خاندان بنی اغلب - علویوں یا عبیدیوں - بنی زیری - صنہاجیوں موحدین اور بنی حفص کی اسلامی حکومتیں حسینی حکومت - ٹیونس پر اسلامی قبضہ - والیات اور بایات کی حکومتیں - ٹیونس کا فرانس کی حمایت میں آنا - طرابلس کا جغرافیہ - طرابلس کی بندگاہیں - عثمانی فتح سے قبل تاریخ طرابلس - طرابلس پر دولت عثمانیہ کا قبضہ - صفحات ۱۲۶ - قیمت مجلد ۸

تاریخ بلاد الجزائر افریقہ کے ملک الجزائر کی حکومت بسلاطین اسلام کی مفصل تاریخ - الجزائر کا جغرافیہ - اور اس کے بحری مقامات خاندان باربروس کا الجزائر پر قبضہ - سواحل بربر کا ترکوں کی اطاعت میں آنا - خیر الدین پاشا کا سلطنت عثمانیہ کا خدمت گار بننا - ینگ چری سپاہیوں کی شرانگیز - الجزائر پر فرانسیسی قبضہ - امیر عبد القادر حسینی اور اس کے ہاتھوں سلطنت فرانس کو ذلتیں - صفحات ۲۰ - قیمت ۶ر -

حالات سعدی یعنے شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور تصانیف کے حالات ان کے کلام کا نمونہ - ان کے ہمعصروں کے ساتھ ان کا مقابلہ - صفحات ۱۵۴ - قیمت عہ ر

تحفۃ النساء اس کتاب میں فاضل مصنف نے عورتوں کے تمام واقعات حیض حمل - وضع - استقرار اور امراض حمل وغیرہ مع علاج بزبان اردو ایسے پیرایہ میں لکھے ہیں کہ ہر ایک متاہل گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے ملک کے نامی گرامی ڈاکٹروں حکیموں اور صاحب الرائے بزرگوں نے اسے پسند فرمایا - عمہ ر

ضروری انگریزی الفاظ یعنے انگریزی زبان کے جو الفاظ آجکل اردو اخبارات میں بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں - انکے معانی و تشریحات - اخبارات کے ناظرین کے فائدے کی کتاب ہے - قیمت ۶ر -

جملہ کی کتابیں منگانے والے کو ثلث قیمت معاف محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا

مندرجہ بالا کتابیں اس پتہ سے طلب کریں:- **علم الدین معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر**

AsliAhleSunnet.com

ہمیشہ سچائی کا بیڑا پار ہے!

حبوب مبارک — دردکہنہ۔ سرفہ۔ ضیق النفس۔ تپ دق کہنہ کیلئے از حد مفید ہے قیمت ۱۲ ار

سرمہ منور چشم — جالا پھولا۔ سو ہند۔ غبار۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ پر بال۔ سرخی چشم۔ وغیرہ امراض کیواسطے اکسیر کا کام دیتا ہے۔ خاص تعریف یہ ہے۔ کہ درد داڑھ کیسی ہی سخت ہو۔ دم زدن میں فضل ایزدی سے شفا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر

دوائی چنبل و داد نہایت ہی مفید۔ ایک یا ڈیڑھ ہفتہ کے استعمال سے ہمیشہ کے دکھ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت بہت کم۔ یعنی فی ڈبیہ عصہ

حبوب ہاضمہ دافع قبض — یہ حبوب درد اپھارہ کیلئے ورکر تیں جادو کا اثر رکھتی ہے۔ کیسا ہی درد سخت ہو۔ دم زدن میں فضل ایزدی شفا ... مثال صادق آتی ہے کہ روتا آئے ہنستا جائے۔ قیمت ۸ر

حبوب بواسیر — بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے ...

المشتہر:۔ حکیم خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ راولاں امرتسر

دوکان تھوک و خوردہ فروشی ادویات کا اشتہار ہے

بحمد اللہ ہمارا کارخانہ اسی نیکنامی کے ساتھ جاری ہے۔ ہمارے ہاں ادویات یونانی مفردات ہر قسم کی موجود رہتی ہیں۔ اور مرکبات مثل مربجات و شربت وغیرہ و روغنیات مثل روغن کدو و کاہو و بلسی خالص اصلی ہمارا کارخانہ کا تیار کردہ موجود ہے۔ روغن زیتون و بلسان معتبر خاص بھی موجود ہے۔ اور مشک ختن درجہ اول و دوم عنبر وادیہ وجواہرات کار آمد ادویہ سب موجود ہیں۔ اور دوکانداروں کو مال بہت کفایت سے بھیجا جاتا ہے۔ اور ہمارے پاس پیٹنٹ دوائیں بھی بطور ایجنسی کے بھیجیں۔ تو نہایت کوشش سے فروخت کیا جاویگا۔ اور سمیات یعنی کچلہ دار سنکھیا۔ دار چکنے کا میعاد تلیہ کا لائسنس بھی ہمکو حاصل ہے۔ المشتہر:۔ حاجی احمد حسین مینیجر حاجی لفضل حسین بازار کھاری ...

ادویہ جدیدہ اولیہ [illegible]

طلائے مقوی اعصاب۔ شیشی ۳ ماشہ ۱۴ خوراک ۲ر۔ حلوائے لذیذ مقوی باہ ... سفوف سوزاک کہنہ۔ ۱۳ خوراک عہ۔ علاوہ ان کے اور جو دوائی مرکب طلب کیجاویگی۔ حتی الوسع جلد بھیجی جاویگی۔ خریدار مفصل حال مرض اور اپنا پتہ صاف لکھیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

پتہ:۔ (حافظ حکیم) محمد داؤد مالیر کوٹلہ

شہنشاہی عطردان

اگر آپ کسی عطر والے سے خریدیں۔ تو خالص ملنا مشکل ہے۔ مگر ہم آپ کو ۸ میں ایک عطردان جس کا خانہ خورد دار نقشی جو آئینہ مخملی وغیرہ سے مزین ہے اور چھ قسم کا ولائتی شیشیوں میں عمدہ عطر علاوہ محصولڈاک کے خرچ کے بھیجیں گے۔ جو ایک دفعہ منگا کر استعمال کریگا اور عطردانی مفت بکا لیگا۔ جو ہمیشہ کام آنے کی۔ علاوہ اس کے ہر قسم اور ہر قیمت کے تیل و روغن موجود ہیں۔ دو پیسہ کا ٹکٹ آنے پر مفصل فہرست مفت روانہ کیجاتی ہے۔ عطردان اس قسم کا مگر دیسی عطروں سے بھرا ہوا۔ قیمت عہ۔ شکایت کا ذمہ وار نہیں ہوں۔ المشتہر:۔ مینیجر اسلامیہ ٹریڈنگ عطر کمپنی قنوج۔

سراج الدارین المعروف جامع العلوم
مذاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاوے گا۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جس کا مصنف نے ایک ہزار کتب دینی سے انتخاب کر کے دس سال کی محنت سے تیار کیا ہے۔ واعظوں کی جان اور عاشقان رسول اللہ کی ایمان ہے۔ قرآن مجید احادیث شریف کے مطالب حل کرتے کرتے و عالمگیری و ہدایہ وغیرہ سے گذر کر احیاء العلوم و مثنوی وغیرہ کتب تصوف کی سیر کرتے کرتے فاضل امرتسری و فاضل سیالکوٹی کی تصانیف کتب کی نقل کرکے ہر ایک مضمون کتب کو مدلل کیا ہے۔ گویا کہ دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ حجم ضخامت ۱۰۰۰ ایکہزار صفحات سے کم نہ ہوگی۔ قیمت صرف للعہ رکھی گئی ہے۔ حصہ اول چھپ چکا ہے۔ پہلے حصے کی قیمت آٹھ آنہ (۸ر) جو علاوہ کے خریدار ہیں صرف ایک روپیہ مع محصولڈاک لیا جاویگا۔ اور جناب فاضل سیالکوٹی کی بشارات تحریریہ اور تقلید تشخیصی مفت دیا جاویگی۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر آنا چاہیئے۔ المشتہر:۔ عبد العزیز ولد مولوی ابو الحسن مصنف فیض الباری المعروف شرح البخاری۔ موضع بھڈال ڈاکخانہ اپھاڑہ ضلع سیالکوٹ۔

مناظرہ نگینہ — مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت صرف ۴ر

تطبیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام — عبد الغفور ڈاکٹر۔ یہ رسالہ جلد اول ۵ر۔ جلد دوم ۶ر۔ جلد سوم ۵ر۔ جلد چہارم ۵ر۔ چاروں جلدوں کے خریدار سے علاوہ محصولڈاک

پتہ:۔ مینیجر اخبار

روز بازار سٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبد العزیز پرنٹر کے اہتمام سے چھپا۔ اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مالک و ایڈیٹر نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com